تو جو ملی از سیدہ

مکمل ناول

بارش زوروں پر تھی ہوائیں تیز رات کالی تھی وہ اس کے وقت۔ دو قبروں کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا وہ بارش میں مکمل بھیگ چکا تھا رونے کی وجہ سے آنکھیں سوجی ہوی تھی لیکن آنسوں آنکھوں سے پھر بھی جاری تھے------

کیوں آخر کیوں چلے گے آپ دونوں مجھے چھوڑ کر ہاں آپ لوگ اچھے سے جانتے تھے آپ لوگوں کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے! میں کیسے زندہ رہوں گا بابا آپ بھی چلے گے اور تم نے تو زندگی بھر ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا کیوں مجھے ویران کر گے آپ لوگ

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے چیخ رہا تھا لیکن اسکے اپنے جو سنے والے تھے اب خاموش قبروں میں سوئے ہوئے تھے ---

******

وہ اس وقت ایک مریض کا چیک اپ کر کے واپس آرہا تھا تبھی اسکے فون پر کسی کی کال آنے لگی موبائل نکل کر دیکھا تو سکرین پر علی کا نمبر جگمگا رہا تھا

اسلام و علیکم آخر یاد آگیا تجھے کے تیرا ایک عدد دوست بھی ہے شاہ نے شکایت کرتے ہوئے کہا

ارے !اب تو بھی شکایت کرے گا بھائی سے تجھے تو پتا ہی ہے سب علی نے افسوس سے کہا

ہاں پتا ہے بھائی میرے اب بتا کب آرہا ہے انٹی کو لیکر واپس شاہ اچھا دوست تھا علی کا تبھی سمجھتے ہوئے کہا

کا شکر ہے جرمن میں اچھا بس کل رات کو ہی واپس آیا ہوں امی کو لیکر کراچی اللہ علاج ہوگیا علی نے شکر ادا کرتے ہوے کہا

تو کل رات میں آیا اور ابھی بتا رہا ہے مجھے اور ملا بھی نہیں تو ؟ شاہ نے ناراضگی سے کہا

ارے بھائی میرے حوصلہ تبھی تو فون کیا ہے چل ملتے ہیں تین سال ہوگے تجھے دیکھے

ہاں چل بس میں بھی فری ہوگیا ہوے تو ایک کام کر سپیتال ہی آجا شاہ نے مشورہ دیتے ہوے کہا

اے !میں نہیں آنے والا وہاں تین سال سے جرمن میں ہسپتال کے چکر لگا کر تھک گیا ہوں !علی نے ایک ہی سانس میں سب بول دیا

ہاہاہاہا اچھا رو نہیں ہسپتال کے پاس والے کیفے میں آجا میں 15 منٹ !

شاہ نے فون بند کر کا اپنے سینئر کو کو انفارم کیا اور چلا گیا --------

****

ماما آپ کو ان سے نہیں ملنا چاہیے بابا نے منا کیا ہے وہ اپنے سامنے چیر پر بیٹھی ماں کو کہہ رہی تھی ---چندہ انھوں نے اتنے پیار سے کہا تھا میں کیسے منا کر دیتی -----آمنہ نے اسے پیار سے کہا -----

لیکن ماما آپ بھول گے کیا کیا تھا انھوں شادی میں ---------وہ منہ بنا کر بولنے لگی ---بیٹا پتا ہے

مجھے ---------آمنہ نے پیار سے کہا تم یہی بیٹھو وہ آگئی ہیں دیکھو آمنہ نے گیٹ کے جانب اشارہ کرتے ہوے کہا حلیمہ نے گیٹ کے جناب دیکھا تو اسکی

پھوپھی تھی وہاں ماما آپ یہاں سے جائے میں گھر چلی جاؤنگی حلیمہ نے دھمکی دیتے ہوے کہا --- سوچ لو پھر ناول پڑھنا بند ---- ؟آمنہ نے مسکرا کر کہا ---

ماما حلیمہ نے چیڑ کر کہا ----- مجھے تم پر یقین نہیں ہے روکو یہی میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں یہ کہا کر آمنہ اٹھ کر پھوپھو کے پاس دوسرے ٹیبل پر چلی گئیں اب حلیمہ کو فکر لاحق ہونے لگی کے کیا بتائیں ہونگی اسلئے چپ سے اٹھ کر آمنہ کے پیچھے ٹیبل پر موجود لڑکے کی سامنے چیر پر بیٹھ گائی آمنہ کی پشت حلیمہ کی پشت کے جانب تھی

****

شاہ 10 منٹ سے انتظار رہا تھا ابھی وہ علی کو میسج کرہی رہا تھا کے اچانک اپنے ٹبیل پر لڑکی کو بیٹھتا دیکھ کر چونک گیا وہ کچھ کہتا اس سے پہلے اس نے چپ رہنے کا اشارہ کیا ---------

آپ کون ہے اور یہاں کیوں بیٹھی ہیں ؟ شاہ نے ہلکی آواز میں پوچھا

میں حلیمہ ہوں میں یہاں زیادہ دیر نہیں بیٹھوں گی میں بس انکی بتائیں سنے آئ ہوں حلیمہ نے اپنے پیچھے آمنہ کے جناب اشارہ کرتے ہوے کہا -------- حلیمہ نے ہلکی آواز میں معصومیت سے کہا ----------------

شاہ کو سمجھ نہیں آیا وہ اپنے سامنے موجود اس چھوٹی اور معصوم سی لڑکی کو کیا جواب دے ------------ حلیمہ نے شاہ کو چپ دیکھ کر کہا ----ارے فکر نہیں کریں سچ بول رہی ہوں میں یہ جو میری ماما کے ساتھ بیٹھی ہیں نہ بہت ہی کوئی لڑنے والی ہیں----وہ شاہ کے بن پوچھے بتانے لگی

اورپتا ہے اتنی لڑائی کرنے کے بعد اب خود آئ ہیں منانے ---!حلیمہ نے برا سا منہ بناتے ہوے کہا --

شاہ سوچ نے لگا عجیب لڑکی ہے بنا پوچھے بتا رہی ہے --!حلیمہ اور کچھ بولتی شاہ کا فون پہ کال آنے لگی -- شاہ نے اچھا ٹھیک ہے کہہ کر کال کاٹ دی --

میں آپ کو جانتا نہیں ہوں لیکن کسی اپنے سے بڑے کو ایسا کہنا اور کسی لڑکے کے ٹیبل پر ایسے آکر بیٹھنا بہت بری بات ہے۔۔۔شاہ نے کہہ کر روکا نہیں اور باہر کے جانب چل دیا۔۔۔

عجیب انسان !حلیمہ نے دل میں کہا اور اپنے کان آمنہ کی باتو ں کے جنا نب لگا دیے

****

دروازے پر دستک ہوئی تو چھوٹی دوڑتے ہوے گیٹ کے جانب گئی اسے پتا تھا اسکے بابا آے ہونگے

اسلام و علیکم !بابا گیٹ کھولتے ہی وہ اپنے بابا کے گلہ لگ گئی ۔۔

میری جان سوئ نہیں !علیم نے بیٹی کو پیار کرتے ہوے کہا --آپ کا انتظار کر رہی تھی ----چھوٹی نے معصومیت سے کہا ---

آگے آپ --!نسرین نے میاں کو دیکھ کر کہا ----چھوٹی جاؤ عائشہ کو بولو بابا کے لئے روٹی ڈالے-----چھوٹی عائشہ کو بولنے اندر چلی گئی

کیا ہوا کچھ حل نکلا ؟ نسرین نے علیم کے چہرہ پر پریشانی کو دیکھتے ہوے کہا

بس بیگم صدیقی کے پاس آرہا ہوں دیکھو کیا ہوتا ہے --- علیم صاحب نے نے کہا

اگر کچھ نہ ہوا تو کیا ہم یہ گھر انھے دے دیں گے کیا ؟ نسرین نے میاں کو دیکھتے ہوے کہا

ہرگزنہیں میرے زندہ رہتے میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگا ---

تھوڑی دیر گزری تھی کے عائشہ اور چھوٹی کھانا لے کر آگئی ----

اچانک دروازے پہ دستک ہوئ ابھی کون آگیا ؟ علیم کہتے ہوے اٹھے اور جیسے ہی دروازہ کھولو ایک بے رحم گولی آکر انکے سر پر لگئ تینوں کی چیخیں نکلی ۔

اس بے رحم انسان نے انھیں علیم تک آنے کا موقع بھی نہ دیا پہلے نسرین کے دل پر گولی ماری اور پھر چھوٹی کے اور بیس سالہ عائشہ کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں حواس آگئ ----

شاہ موبائل میں مصروف تھا وہ ہسپتال سے نکل رہا تھا کے اچانک اسکی کی ٹکر ایک نازک وجود سے ہوئی

سوری سوری میرا دھیان------شاہ لڑکی کا گرا سامان اٹھتے ہوے بول رہا تھا لیکن جب سامنے موجود لڑکی پر نظر پڑی تو الفاظ ادھورے رہ گئے -------------ایک ملحے میں سارا ماضی سامنے آگیا درد اور آنسوں آنکھوں میں تھے شاہ جانے لگا تو

مجھے لگا تم اب تک مر چکے ہوگے !اس نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا ---

ان الفاظوں پر شاہ کے قدم رک گئے --شاہ نے بنا اسکے جانب دیکھتے ہوے کہا

مر ہی تو چکا ہوں اندر سے وہ بھی تمہاری وجہ سے -----

میری نہیں اپنی ضد کی وجہ سے اس نے یہ کہا اور آگے

بڑھ گئی -------

****

شاہ پچھلے آدھے گھنٹے سے شاور کے نیچے بھیگ رہا تھا درد قرب اور نفرت سے

آنکھیں سرخ تھی --------آآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآآ !شاہ پوری طاقت سے

چیخ رہا تھا کیوں کیوں کیوں !!!!ہوا میرے ساتھ یہ سب کیوں کیا قصور تھا میرا

کیوں چھین لیا مجھسے تونے بتا کیوں مجھے بھی موت دے دیتا کیوں اس دنیا میں اکیلا چھوڑدیا مجھے میں مار بھی نہیں رہا ہوں اور جی بھی نہیں پہ رہا ہوں میں کیا کروں 😂😂😂 بہت یاد آتیں ہیں مجھے روز یاد آتے ہیں آپ لوگ

---------- وہ رو رو کرتھک گیا تھا میں کبھی معاف نہیں کرونگا تمہیں جس دن مجھے موقع ملا اس دن اپنا بدلہ ضرور لونگا شاہ نے نفرت سے کہا

****

زین رات کو ہسپتال سے واپس آرہا تھا اچانک اسکی چلتی کار کے سامنے کوئی آگیا زین نے فورن بریک لگیا وہ بھاگتی ہوئ زین کی کار کے پاس آئ

پلز پلز !میری ہیلپ کریں مجھے بچا لیں وہ بولتی جا رہی تھی اور مسلسل سامنے گلی کے جانب دیکھ رہی تھی

زین نے اسکا حال دیکھا جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کسی نے زبردستی کرنے کی کوشش کی ہو زین نے کار دروازہ کھولا تو وہ فورن اندر آکر بیٹھ گئ

کہاں جایئں گی آپ؟ زین نے نرمی سے پوچھا

بس کسی بھی محفوظ جگا لے چلیں اس نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوے کہا

زین کو کچھ سمجھ میں نہ آیا تو اسے ساتھ گھر لے آیا

زین کو ایک بے حال لڑکی کے ساتھ گھر میں آتے دیکھ کر اقبال صاحب نے حیرت سے پوچھا کون ہے یہ زین؟

ساجدہ آپ انھیں دیکھیں ذرا اور بابا آپ میرے ساتھ ذرا اندر آئیں----- زین وہی کھڑی کام والی سے کہا کر اور اپنے بابا کو لے کر اندر چلا گیا-----

زین نے ساری داستان اقبال صاحب کو سنا دی سہی کیا تم بیٹا چلو ذرا دیکھتیں ہیں بچی کو---اقبال صاحب نے زین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا---

اقبال صاحب نے اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوے کہا---کیا نام ہے بیٹا ؟

عائشہ !اس نے روتے ہوے جواب دیا اقبال صاحب کی شفقت پر اسے اپنے بابا یاد آگے تھے ------

کیا ہوا تھا بتاؤ مجھے اقبال صاحب کے پوچھ نے پر عائشہ نے سب بتا دیا کے کس طرح ایک گھر کے خاطر اسکے گھر والوں کو قتل کیا اور کس طرح وہ اپنی جان اور عزت بچاکر بھاگی تھی -------

یا میرے مالک کیسے تیرے بندیں ہیں ایک گھر کے خاطر ہستا ہوا گھر اجاڑ دیا

----اقبال صاحب نے افسوس سے کہا

آپ مجھے پلز میرے گھر لے چلیں عائشہ نے روتے ہوے کہا

ابھی جانا خطرہ ہے وہ لوگ آپکو ہی ڈھونڈ رہے ہونگے زین نے کہا جس پر اقبال صاحب نے بھی اتفاق کیا----

آپ ابھی یہی رہو صبح آپ کو زین لے جائے گا ساجدہ آپ انھیں اپر لے جائیں اقبال کے کہنے پر وہ ساجدہ کے ساتھ چلی گئ ----

****

شاہ علی کے ساتھ شاپنگ پہ آیا تھا وہ آنا نہیں چاہتا تھا لیکن علی کی ضد پر آگیا تھا علی اپنی والدہ کے لئے کچھ لینے گیا تھا شاہ اسکا انتظار کر رہا تھا تبھی اسکی کسی سے ٹکر ہوئ------

! سارا سامان گرا دیا اللہ

حلیمہ نے تپ کر کہا

آپ کے پاس آنکھیں ہیں نہ تو ذرا استعمال کریں شاہ نے سخت لہجے میں کہا

دی ہیں آپ کو بھی تو دی ہیں نہ آپ بھی تو دیکھ سکھتے ہیں نہ ----وہ الٹا شاہ کو کہہ رہی تھی

شاہ نے اسے غصے سے گھورنا شروع کردیا

آپ ایسے زاقوٹا جن کی طرح کیا گھور رہیں ہیں -----حلیمہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوے کہا

کیا جن اس وقت تو تم مجھے چڑیل لگ رہی ہو شاہ بھی کہا رکو نے والا تھا

عجیب بد تمیز انسان ہیں حلیمہ نے غصے سے کہا

تم تو بہت بدتمیز ہو نہیں بھی نہیں تو تم سے دس سال بڑا ہوں شاہ نے اسکی کینچی کی طرح چلتی زبان کو دیکھ کر کہا -----

ہاں تو میں نے کہا تھا نہیں بھی نہیں تو دس سال بڑا ہونے حلیمہ شاہ کی نقل کرتے ہوے بولی

توبہ توبہ شاہ نے کانوں کو ہاتھ لگتے ہوے کہا حلیمہ اور کچھ بولتی علی آگیا تھا -----

شاہ کیا تو بچی سے لڑ رہا ہے علی نے شاہ کے سامنے کھڑی چھوٹی لڑکی کو دیکھ کر کہا

علی تو اگر اسکی چلتی زبان سن لے نہ تو اسے بچی بولنے کی غلطی نہ کرے اس دن کیفے میں بھی اسے اپنے سے بڑی انٹی کو لڑاکن کہہ رہی تھی شاہ نے علی کو کہا

شاہ چھوڑ نہ یار چل علی نے شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا

سوری سسٹر علی نے حلیمہ کو کہا

تو اسکو سوری ------ شاہ بس چھوڑ شاہ اور کچھ کہتا اس سے پہلے علی نے اسے چپ کروا دیا

تھوڑی سا ادب انھیں بھی سیکھا دیں حلیمہ۔ نے اپنا سامان اٹھا تے ہوے کہا

شاہ کچھ بولتا اس سے پہلے علی نے اسے آنکھیں دیکھا دی اور اس لے کر آگے بڑ گیا شاہ نے موڑ کر دیکھا تو حلیمہ اسے منہ چڑھا رہی تھی

شاہ نے بھی آنکھیں دیکھا کر اسے منہ چڑھا دیا شاہ کو منہ چڑھاتا دیکھ کر حلیمہ کو ہسی آگئی کیوں کے وہ ایسے منہ چڑھاتا بہت کیوٹ لگ رہا تھا--------

اقبال صاحب گھر کے لان میں زین۔ اور عائشہ کا کافی دیر سے انتظار کر رہے تھے انھیں گئے ہوے ٹائم ہو چکا تھا تبھی اچانک زین عائشہ گیٹ سے اندر آتے دیکھائ دیے

کیا ہوا بیٹا؟ اقبال صاحب نے زین سے پوچھا زین کچھ کہتا اس سے پہلے عائشہ روتے ہوے اندر چلی گئی

کیا پتا چلا بتاؤ ؟ اقبال صاحب اب عائشہ کو روتا دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے

بابا وہ عائشہ کے گھر میں تالا تھا جب میں نے پڑوس سے پتا کیا تو۔۔۔۔۔ زین خاموش ہوگیا تھا

تو کیا بتاؤ ؟ اقبال صاحب نے سختی سے کہا

بابا گھر کا کوئی فرد زندہ نہیں بچا اور علاقہ کے کچرے سے ایک لڑکی کی جلی ہوئی لاش ملی تھی صبح جسکو پولیس نے عائشہ کی ڈیتھ باڈی قرار دے دیا اور جنازہ کل فجر میں ہو چکا ہے زین نے ساری بات بتا دیا

اے میرے مالک کیسی قیامت گزری ہے بچی پر اقبال صاحب کو عائشہ پر ترس آرہا تھا

ہاں بابا آپ ذرا دیکھیں اسے جب سے پتا چلا ہے رو رہی ہے ----زین نے فکر سے کہا

چلو میں دیکھتا ہوں یہ کہہ کر اقبال صاحب اندر چلے گئے

اقبال صاحب جب روم میں آے تو عائشہ جائے نماز پر بیٹھی رو رہی تھی اقبال صاحب نے پیار سے عائشہ کے سر پہ ہاتھ رکھا اور وہی پاس بیٹھ گئے

بیٹا صبر کرو گھر والوں کے لئے دعا کرو اقبال صاحب نے پیار سے عائشہ کو سمجھتے ہوے کہا

انکل کیسے کروں صبر ؟عائشہ نے روتے ہوے کہا

بیٹا یہ ایک امتحان ہے تمہارے لئے اور اس میں تمہیں پاس ہونا ہوگا اور آج سے تم بیٹی ہو میری اور اب یہی رہو گی اقبال صاحب نے پیار سے کہا

****

شام کا وقت تھا شاہ گھر میں بور ہو رہا تھا تو پارک آگیا تھا وہ خاموشی سے بینچ پر بیٹھا آسمان کو دیکھ رہا تھا تبھی اس لگا کے ساتھ کوئی آکر بیٹھا شاہ نے دیکھا تو چہرہ جانا پہچان سا لگا-----

ارے آپ !شاہ کے بولنے سے پہلے حلیمہ بول پڑی شاہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا--

ارے بھول گئے تین ہفتوں پہلے تو لے تھے ارے لنچی کی زبان حلیمہ نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں نکلتے ہوئے مزے سے شاہ کو یاد دلاتے ہوئے کہا ----------

تم ----شاہ حیرت سے کہا اب پھر بدتمیزی کرنے آی ہو

ہاہاہاہا نہیں فکر نہیں کریں اب اتنی بھی بدتمیز نہیں ہوں جتنا آپ سمجھ رہیں حلیمہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اس دن تو بہت تیز چل رہی تھی زبان آج کیا ہوا شاہ نے اطمینان سے اسے دیکھتے ہوئے کہا -----

ارے ہاں اس دن کے لئے سوری مجھے بعد میں احساس ہوا میری غلطی تھی حلیمہ نے منہ بناتے ہوے کہا

ہیں !شاہ نے حیرت سے حلیمہ کو دیکھا

کیا ؟ حلیمہ نے سوالیہ نظروں کے ساتھ کہا

پہلی دفع دیکھ رہا ہوں کے کوئی لڑکی اپنی غلطی مان رہی ہے شاہ نے حیرت سے کہا

میری جہاں غلطی ہوتی ہے میں وہاں مانتی ہوں حلیمہ نے فخر سے کہا

تو پھر ---------ارے بابا آرہے ہیں زندگی رہی تو پھر میلوں گی شاہ اپنی بات مکمل کرتا اس سے پہلے وہ مسکراتی ہوئی کہہ کر چلتی بنی

عجیب لڑکی !شاہ نے ذرے لب کہا

****

اقبال صاحب !ساجدہ نے کہا ہاں بولو اقبال صاحب نے اخبار سے نظر ہٹاتے ہوے کہا------

وہ ایک بہت ضروری بات کرنی تھی آپ سے-----ساجدہ نے گھبراتے ہوئے کہا

.... ہاں میں سن رہا ہوں بولو

وہ صاحب میں اس موحلے میں اور بھی گھروں میں کام کرتی ہوں صاحب لوگ الگ الگ طرح کی بتائیں بنا رہے ہیں کے جوان جہان لڑکی کو دو ماہ سے گھر میں رکھا ہوا ہے -----

ساجدہ نے نظریں جھکا کر کہا

ہاں سہی کہہ رہی ہو مجھے بھی ایک دو بار لوگوں نے کہا ہے زین آجاے تو کچھ کرتا ہوں ------اقبال صاحب کو بھی لوگوں کی بتاؤں کا اندازہ تھا

صاحب چھوٹا منہ بڑی بات لیکن صاحب میں تو یہ بولوں گی آپ زین بابا کی شادی کردیں عائشہ سے مجھے تو بڑی بھلی لگتی ہے وہ بچی اور اس طرح لوگوں کا منہ بھی بند ہو جائے گا-----ساجدہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا

ہمممم ٹھیک کہہ رہی ہو میں بھی یہی سوچ رہا تھا اچھا جاو تم دیکھو بچی اکیلے کچن میں ہے اقبال صاحب بھی کافی وقت سے یہی سوچ رہے تھے

****

جی بابا اپنے بولیا زین نے کمرے میں داخل ہوتے ہوے کہا زین سامنے صوفے پہ بیٹھی عائشہ پر گئی

ہاں بیٹھو اقبال صاحب نے زین کو بیڈ پہ بیٹھنے کا کہا

مجھے تم دونوں سے ضروری بات کرنی تھی ------اقبال صاحب نے دونوں کے جانب دیکھتے ہوے کہا

سو منہ سو بتائیں ہیں بیٹا تملوگ جانتے ہو میری عادت نہیں ہے بتائیں گھما کر کرنے کی جب سے عائشہ یہاں آیی ہے لوگ طرح طرح کی بتائیں کر رہے ہیں وہ دونوں باغور اقبال صاحب کی بتائیں سن رہے تھے

میں چاہتا ہوں تم دونو ں کا نکاح کردوں ------- تم دونوں کو کوئی اعتراض تو نہیں اگر کہیں کوئی پسند ہے تو بتاؤں مجھے اقبال صاحب نے کہا

نہیں بابا آپ کو جو بہتر گے مجھے آپکا ہر فیصلہ منظور ہے زین نے ایک فرمابردار اولاد ہونے کا ثبوت دیا

زین نے تو ہاں کردی تم بتاؤ عائشہ اقبال صاحب اب عائشہ سے بولے جو اتنی دیر سے صرف سن رہی تھی

میں نے آپ کو بابا کہا ہے اور آپ کی بیٹی ہونے کے ناتے مجھے بھی آپکا فیصلہ منظور ہے----

شاباش مجھے میرے بچوں سے یہی امید تھی اب بس جلد تم دونوں کو میاں بیوی کے رشتے میں بندھا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں اقبال صاحب نے خوشی سے کہا

حلیمہ ہاتھ میں موبائل لئے خوشی سے اچھلتے ہوئے تیزی سے سیڑیاں اتر رہی تھی

لڑکی آرام سے ذرا۔۔۔۔۔ آمنہ نے ٹیبل پہ برتن رکھتے ہوئے کہا۔

آمنہ کا جملہ مکمل ہوا ہی تھا تبھی حلیمہ کے چیخنے کی آواز آئی آمنہ نے مڑ کر دیکھا تو حلیمہ سیڑیوں سے نیچے گری اپنا الٹا ہاتھ پکڑ کے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاے میرے مالک کیا ہوگیا لڑکی۔۔۔۔۔۔۔آمنہ بھاگتی ہوئی حلیمہ کے پاس آئیں

ماما بہت پین ہو رہا ہے۔۔۔۔ حلیمہ نے روتے ہوئے کہا

حلیمہ کے سر سے بھی خون بہہ رہا تھا آمنہ اسکے سر پر اپنا دوپٹہ رکھا کے خون روکے-------

ماما---حلیمہ درد کے مارے رو رہی تھی

اکبر---اکبر ----آمنہ نے ڈرائیور کو آواز لگائی

ڈرائیور بھاگتے ہوئے آیا---- ہاے اللہ یہ کیا ہوگیا حلیمہ بی بی کو-----

اکبر جلدی گاڑی نکالو آمنہ نے کہا-------

****

اللہ اللہ اللہ ----- ماما نہیں لگوانا مجھے انجکشن حلیمہ کا ہاتھ فلیچر ہوا تھا اور سر پر زیادہ گہری چوٹ نہیں لگی تھی ڈاکٹر نے چوٹ پر پٹی کر دی تھی

اب وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ڈاکٹروں کی ناک میں دم کیے ہوئے تھی------

حلیمہ کیا اتنی بڑی لڑکی ہو کر بیڈ پر کھڑے ہو کر بچوں والی حرکتیں کر رہی ہو --------آمنہ نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا

ماما پلز نہ-------- حلیمہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے معصومیت سے کہا-------

تمہارا باپ بھی نہیں ہے ابھی شہر میں ورنہ دیکھتے وہ اپنی لاڈلی کی حرکتیں--------- حلیمہ کو آمنہ نے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہا----

آپ فکر نہیں کریں پین نہیں ہوگا-------بیچاری ڈاکٹر جو بات حلیمہ کو آدھے گھنٹے سے کہہ رہی تھی وہی پھر بولی------

نہیں میں نہیں لگاؤں گی بس --------- حلیمہ منہ بنا کر بولی----

سسٹر جائیں ڈاکٹر شاہ کو بولا کر لے آئیں ------بیچاری ڈاکٹر تھک ہار کر بولی-------

تھوڑی دیر بعد سسٹر اپنے ساتھ روم میں ڈاکٹر کو لے کر آئی

ڈاکٹر کو روم میں آتے دیکھ کر حلیمہ کو حیرت کا جھٹکا لگا

حلیمہ اپنا منہ کھولتی اس سے پہلے شاہ نے کہا

آپ سب باہر جائیں-------

مگر---آپ فکر نہیں کریں یہ بہت قابل ڈاکٹر ہیں آپ چلیں ---------

آمنہ کو فکر مند دیکھتے ہوئے سسٹر نے کہا

اب روم میں دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا---

آپ ڈاکٹر ہیں حلیمہ نے حیرت سے کہا ------ نہیں وکیل شاہ نے انجکشن اٹھاتے ہوئے کہا----

مذاق بھی اپنی طرح کرتے ہیں آپ بلکول بے کار---- حلیمہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

تم میں عقل نہیں ہے ظاہر سی بات ہے ہسپتال میں وہ بھی اس حال میں ہوں تو ڈاکٹر ہی ہونگا شاہ ہاتھ میں انجکشن لئے اسکے قریب آتے ہوئے کہا

آستین اوپر کرو۔۔۔۔۔۔شاہ نے آنکھوں سے اسکی آستین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

حلیمہ نے نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاہ نے حلیمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا یقین کرو نہیں ہوگا پین۔۔۔۔۔۔

حلیمہ نے آستین اوپر کردی۔۔۔۔

اچھا بتاؤ کیسے لگی یہ چوٹیں شاہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ میں سیڑیوں سے بھاگتے ہوئے آرہی تھی تو گر گئی ۔۔۔۔۔ حلیمہ نے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔۔

اچھا تو کیوں بھاگتی ہوئی آرہی تھی--------شاہ نے حلیمہ کو بتاؤں میں لگا کر اپنا کم انجام دے دیا تھا------

وہ میں ماما کو بتانے آرہی تھی کے ناول کا ہیرو زندہ ہے وہ بچ گیا------- حلیمہ نے نظرے جھکا کر کہا کیوں کے وہ مزید شاہ کی نظروں کی تپش برداشت نہیں کر سکی----

ہوگیا--------شاہ نے کہا----- کیا؟حلیمہ نے حیرت سے آنکھیں اٹھا کر شاہ کے جانب دیکھا-----

انجکشن لگ گیا----شاہ نے اسکے قریب آکر مسکرا کر کہا----

حلیمہ نے ہاتھ کے جانب دیکھا تو سچ میں انجکشن لگ چکا تھا-----

آپ تو بہت کمال کے ڈاکٹر ہیں مجھے تو پتا بھی نہیں چلا حلیمہ شاہ کے کارنامے کو داد دیے بنا نہ رہ سکی

یہ مجھے پتا ہے اور ذرا کم پڑھا کرو ناول پڑھا کرو تبھی عقل نہیں ہے---شاہ نے کہا

آپ---- حلیمہ اور کچھ کہتی آمنہ ڈاکٹر کے ساتھ روم میں آگئیں-----

میں نے کہا تھا نہ ڈاکٹر شاہ قابل ڈاکٹر ہیں دیکھیں انجکشن لگ بھی گیا۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہا

شکریہ آمنہ نے شاہ کا شکریہ ادا کیا جس کا جواب شاہ نے اپنی مسکراہٹ سے دیا

ڈاکٹر کیا کہتی ہیں؟ آپ ایڈمٹ کریں گی کیا؟ شاہ نے اپنے ساتھ موجود ڈاکٹر سے کہا

میرے خیال سے ایڈمٹ کرنا ہوگا ڈاکٹر نے کہا جس پہ حلیمہ کا منہ لٹک گیا۔۔۔۔ حلیمہ کا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر شاہ مسکراتا ہوا روم سے چلا گیا۔۔۔۔

****

بیگم ناشتہ لیے گا کے نہیں۔۔۔۔زین ٹیبل پہ بیٹھے بیٹھے کچن کے جانب منہ کر کے آواز لگائی ۔۔۔۔

بچی اکیلے ہاتھ سے سب کر رہی ہے تھوڑا صبر کرو اقبال صاحب نے اخبار پڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ابھی اکیلی ہوگی ہیں موحترما ساجدہ کی طبیعت ٹھیک ہو جائے تو وہ واپس آجائیں گیئیں۔۔۔۔زین نے خالی پیلٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

لیں آگیا آپکا ناشتہ-----عائشہ نے ناشتے کی پلیٹ لا کر زین کے سامنے رکھی---اور خود زین کے ساتھ کرسی پہ بیٹھ گی----

عائشہ شام میں تیار رہنا شاپنگ پہ چلیں گے---زین نے مسکراتے ہوئے کہا----

اتنے کپڑے تو ہیں میرے پاس زین----عائشہ نے کہا

بیٹا اسے شوہر نہیں ملتے جو بیگم کو خود شاپنگ کی اوفر دے اقبال صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا-----

سن لو فائدہ اٹھا لو مجھسے------زین عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اچھا بابا وہ علی کا تو پتا ہے آپ کو تو میں آج سے اسکی جگہ کلاسز لونگا یونیورسٹی میں زین نے اٹھتے ہوئے کہا

چلو ٹھیک ہے--اقبال صاحب نے کہا

عائشہ زین کو باہر تک چھوڑنے آئی تھی زین نے عائشہ کا ہاتھ پکڑ کے خود سے قریب کیا اور اسکی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کر کے کہا----

بیگم آج شادی کو تین ماہ ہوگے ہیں اس خوشی میں آج کا ڈنر باہر

باہر تب ہوگا جب آپ ہسپتال سے جلدی فری ہوگے عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا

آج پکا جلدی آونگا زین نے یہ کہہ کر عائشہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا------- خدا حافظ کھتا چلا گیا

****

یار دعا کہاں رہے گئی تھی جلدی چل کلاس شروع ہوگئی ہے----- فائزہ نے دعا کو دیکھ کر کہا

یار وہ منحوس ڈرائیور کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی-----دعا نے منہ بناتے ہوئے کہا----اور کلاس کے جانب چل دی

!سر

زین بورڈ پر کچھ لکھ رہا تھا تبھی آواز پہ موڑا تو کلاس روم کے گیٹ پہ دو لڑکیاں کھڑی تھی---دعا کا لباس دیکھ کر زین نے نظرین جھکا لی کیوں کے وہ فٹ جینس اس پہ بنا آستین گھرے گلے والی شرٹ میں تھی

کم ان !اور آئندہ وقت کا خیال رکھیے گا----زین کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوگیا----

فائزہ نے دعا کو ہلایا ----کیا ہوگیا بت بنی کیوں کھڑی ہو

love at first sight یار فائزہ

دعا نے اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا

کیا ہوگیا ہے دعا یونیورسٹی کے لڑکے تجھ پر مرتے ہیں اور تجھے پہلی نظر میں اس ٹیچر سے پیار ہوگیا ----فائزہ نے دعا کو دیکھتے ہوئے کہا

وہی تو کچھ تو ہے اس میں جو دعا صدیقی کو پہلی نظر میں دل کو لگا دعا نے تکبر سے کہا

شاہ تازہ ہوا لینے باہر آیا تو اسکی نظر ہسپتال کے گارڈن میں رکھی بینچ پر

پڑی-----

جہاں حلیمہ بیٹھی تھی اور ذرا فاصلہ پر ایک دھانپان)کمزور (سا لڑکا بیٹھا کسی سے

فون پہ بات کار رہا تھا شاہ جا کار بینچ کے پاس کھڑا ہوگیا---------

جان مجھے نہ بہت بھوک لگ رہی ہے------اس لڑکے نے فون پہ موجود

انسان سے کہا------

دوسری جانب سے نہ جانے کیا جواب آیا جس پر لڑکے نے کہا---

جی جان آپکی کس سے میرا پیٹ بھر گیا-----

لڑکے کے اس جملہ پر حلیمہ خود کو نہ روک سکی اور لڑکے کو مخاطب کر کے بولی---

سنو بھائی !دن بھر میں ایسی دس بارہ پپیاں (kiss) لے لیا کرو کیا پتا کھانے سے نہ سہی ان پپیوں (kisses) سے تمہاری صحت بن جائے حلیمہ نے ہر الفاظ الگ الگ ایکسپریشن سے کہا

وہ بیچارہ لڑکا کچھ بولتا اس سے پہلے شاہ کے قہقوں کی آواز فضا میں بلند ہوئی

حلیمہ نے موڑکر دیکھا تو شاہ ٹھیک پیچھے کھڑا اپنی ہسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

گارڈن میں موجود ڈاکٹرز بھی شاہ کو باغور دیکھ رہے تھے کیوں کے کچھ نے شاہ کو کافی عرصے بعد ایسے ہستے دیکھ تھا تو کچھ نہ پہلی مرتبہ

لڑکا سمجھ چکا تھا کے حلیمہ نے اسکی سہی والی بے عزتی کردی ہے اسلئے بیچارہ چپ سے اٹھ کر چلا گیا اور اسکی جگہ اب شاہ آکر بیٹھ چکا تھا

آپ کو بہت ہسی آرہی ہے حلیمہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

تم نے بات ہی ایسی کی ہے کے مجھے ہسی آرہی ہے-----شاہ مسکراتے ہوئے کہا

سے پیٹ بھر نے گے تو(kisses) ہاں تو سہی کہا میں نے اگر ایسی پپیوں پاکستان میں کوئی بھوکا نہیں رہے گا حلیمہ نے کندھے اچکتے ہوئے کہا

شاہ پھر ہسنے لگا---آپ پھر ہس رہے ہیں حلیمہ نے چیڑ کر کہا---

تم باتیں ایسی کر رہی ہو کے مجھے ہسی آرہی ہے ویلے لاتی کہا سے ہو ایسی بتائیں شاہ نے کہا

ہیں سب بتادوں ہاتھ پیر کٹوا دوں حلیمہ نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔اچھا یہ بتاؤ یہاں کیا کر رہی ہو آرام کرو جا کر اور تمہاری ماما کہاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔شاہ نے سوال کیا

ارے صبح سے آرام ہی کر رہی تھی ماما گھر گئیں ہیں ضروری سامان لینے۔۔۔۔اور میں روم میں بور ہو رہی تھی اسلئے میں یہاں آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

اچھا جی اور بابا کہاں ہیں آپ کے۔۔۔۔؟

بابا ابھی کراچی میں نہیں ہیں لاہور گئیں ہیں کام سے۔۔۔۔حلیمہ نے کہا

ویسے آپ مجھسے اتنا فری ہو کر بات کیوں کر رہے ہیں حلیمہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

یہ تو مجھے بھی نہیں پتا شاید اتنی بھی بد تمیز نہیں ہو جتنا مجھے لگا تھا۔۔۔۔۔۔شاہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا اتنی بھی بدتمیز نہیں ہوں جتنا
آپ مجھے سمجھ رہے تھے حلیمہ نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے حلیمہ ایک بات بتاؤ تم نے انجکشن لگواتے ہوئے اتنا ڈرامہ کیوں کیا تھا شاہ نے حلیمہ کی صبح والی حرکت کے بارے میں کہا۔۔۔۔

ڈرامہ نہیں ڈر لگتا ہے مجھے---- حلیمہ نے معصومیت سے کہہ------

شاہ حلیمہ سے کافی دیر تک بتائیں کرتا رہا----جب شاہ نے ٹائم دیکھا تو اندازہ ہوا کے وہ پچھلے ایک گھنٹے سے حلیمہ کی بتائیں سن رہا تھا----

حلیمہ اب میں چلتا ہوں میری ڈیوٹی کا ٹائم ہوگیا ہے----شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا----

ویلے ایک بات بتاؤں میں کافی عرصہ بعد اتنا مسکرایا ہوں---شاہ نے ہلکی سی مسکان لبوں پہ سجاتے ہوئے کہا----

حلیمہ :وہ کیوں؟

بس زندگی میں کچھ حادثے ایسی ہوتے ہیں جو ہم سے ہماری مسکان چھین لیتے ہیں شاہ نے جینس کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سنجیدگی سے کہا-----

آپ کو پتا ہے زندگی ہم سے یہی چاہتی ہے کے ہم حادثوں کا شکار ہو کر ہسنا بھول جائیں لیکن میں کہتی ہوں ہمیں زندگی کے سامنے ڈاٹ جانا چاہیے اور بتانا چاہیے کے ہم ان حادثوں کے باوجود بھی مسکرا سکتے ہیں----حلیمہ نے ہلکی سی مسکان لبوں پہ سجاتے ہوئے کہا------

عقل کی بتائیں بھی کرتی ہو تم مجھے لگا صرف تمھیں یہی الٹی سیدھی بتائیں کرنی آتی ہیں۔۔۔۔شاہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ حلیمہ کو کچھ بولنے کا موقع دیے بنا چلا گیا۔۔۔۔

****

شاہ بستر پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔اور خود سے بتائیں کر رہا تھا۔۔۔

میں آج کیوں حلیمہ سے بتائیں کر رہا تھا میں کیوں اسکی بتاؤں کو سن رہا تھا اور ان بتاؤں کا جواب بھی دے رہا تھا کیوں میں آج اس سے بتائیں کرتا ہوا تین سال

پہلے والا شاہ ہوگیا تھا نہیں اسکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا میں کل نہیں میلوں گا اس سے نہیں------

شاہ سوچتے ہوئے نیند کی وادیاں میں چلاگیا----

****

دعا ابھی ابھی باہر سے آئی تھی ابھی وہ اپنے روم آئی ہی تھی کے صدیقی صاحب اسکے روم میں آئے----

کہا سے آرہی ہو تم رات کے 1 بجے ہاں----انہوں نے غصہ سے کہا------

ڈیڈ پلز !دوستوں کے ساتھ گئی تھی---دعا نے بدتمیزی سے کہا----

اور یہ کیا لباس پہنا ہوا ہے تم نے ہاں بولو---- اب وہ دعا کے چوست کپڑوں کو دیکھ کر اور بھی غصہ میں آگے تھے----

ڈیڈ پلز ہر ٹائم میرے پیچھے نہیں گے رہا کریں---دعا نے چیخ کر کہا----

دعا انسان بن جاؤ میں کہتا ہوں---اس بچی نے کتنی دفع تمہیں لڑکوں کے ساتھ گھر آتے دیکھا ہے کیا اثر پڑے گا اس پر-----صدیقی صاحب نے سخت لہجے میں کہا---

اچھا تو اس نے لگائی ہے آگ آپ کو۔۔۔۔۔دعا یہ کہہ کر اپنی ماما کے روم میں گئی۔۔۔۔صدیقی صاحب بھی اسکے پیچھے پیچھے روم میں گئے۔۔۔۔

ماما کے پیچھے کیا چھپی ہو باہر آؤ۔۔۔۔دعا نے اسکے بازو کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دعا مزید کچھ کرتی اس سے پہلے صدیقی صاحب نے دعا کو تھپڑ مارا۔۔۔۔

ڈیڈ آپ نے اس جاہل لڑکی کے لئے مجھے مارا دعا نے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

دعا بس کردو اب کیوں اپنی ان حرکتوں سے ہمارا دل زخمی کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما آپ بھی۔۔۔۔دعا نے کہا میں اس جاہل کو چھوڑوں گی نہیں دعا نے اسے خوفناک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور روم سے چلی گئی۔۔۔۔۔

نہ جانے میرے کس گناہ کی سزا ہے یہ۔۔۔۔۔صدیقی صاحب نے سر پکڑ کے بیٹھ گئے

****

زین سیڑیاں اتر رہا تھا تبھی اسکی نظر سیڑیوں پر پڑی جہاں دعا کسی لڑکے کے حد سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

Excuse me!

زین نے کہا-----

زین کی آواز پر دونوں جلدی سے دور ہٹے------لڑکا تو چلا گیا اٹھ کر لیکن دعا کا رنگ زرد پڑ گیا-----

سر وہ-------میں --------دعا اب اندر اندر خود پہ غصہ کر رہی تھی کے دیکھا بھی تو زین نے-- . .---

مس دعا میں نے آپ سے وضاحت نہیں مانگی----زین نے سنجیدگی سے کہا اور دعا کا جواب سنے بنا چلا گیا---

****

افففف !دعا نے گھاس پہ بیٹھی فائزہ کے سامنے لا کر اپنا بیگ پھیکا-----

کیا ہوگیا---فائزہ نے دعاکو دیکھتے ہوئے کہا-----

ہونا کیا تھا اس عاصم کے ساتھ بیٹھی تھی سر زین نے دیکھ لیا اگر کوئی اور دیکھتا تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن دیکھا بھی کس نے زین نے جو پہلے ہی میری طرف نہیں دیکھتا اتنا آگے پیچھے گھومنے کے باوجود

دعا نے غصہ سے کہا---

تجھے کیا ضرورت پڑ گئی اس عاصم کے ساتھ بیٹھنے--- .فائزہ کو ہضم نہیں ہوا کے دعا یونیورسٹی کے کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھے یا بات کرے کیوں کے دعا جلدی کسی کو گھاس نہیں ڈالتی تھی

یار اس جاہل لڑکی کی وجہ سے ڈیڈ نے پیسے دینے بند کردیے ہیں تو کیا کرتی کہا سے ضرورت پوری کرتی تبھی اس ڈمبو عاصم کے ساتھ گھومنا پھرنا پڑ رہا---------دعا نے اپنے مخصوص انداز میں کہا------

ایک تو تیرے ڈیڈ کسی کو بھی اٹھا کر گھر لے آتے ہیں فائزہ نے بیزاری سے کہا----

بس کیا کروں سکتی ہوں لیکن جس دن بھی موقع ملا نہ اس دن چھوڑوں گی نہیں اسے-----

دعا نے نفرت سے کہا

زین کلاس لے کر نکل رہا تھا کہ----

سر زین----شاہ کو پیچھے سے آواز آئی دیکھا تو دعا اسکے جانب آ رہی تھی----

جی----زین نے نارمل انداز میں کہا-------

وہ سر آج جو اپنے کلاس میں ٹوپک سمجھایا تھا وہ مجھے ذرا دوبارہ سمجھا دینگے۔۔۔۔دعا نے التجا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

فلحال تو میری کلاس کے ہے ابھی دوسری آپ ایک گھنٹے بعد لائبریری میں آجائیں۔۔۔۔۔۔زین کہہ کر روکا نہیں چلا گیا۔۔۔۔

زین جب لائبریری میں آیا تو دعا پہلے سے وہاں موجود تھی۔۔۔۔۔

جی بتائیں کہا سے بتاؤں زین نے کاپی میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یہاں سے سر۔۔۔۔دعا نے ایک لائن پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔

زین دعا کو سمجھا رہا تھا لیکن دعا کی تو ساری توجہ زین پہ تھی۔۔۔۔۔

آگیا اب سمجھ۔۔۔۔۔زین نے کہا۔۔۔

جی دعا نے آہستہ سے کہا۔۔۔۔۔

سر ایک بات پوچھوں۔۔۔۔؟ زین اٹھنے لگا تو دعا نے کہا

جی۔۔۔۔۔۔زین نے کہا۔۔

سر---آپ کیا--وہ-----آپ سنگل ہیں-----؟ دعا نے کہا----

مس دعا آپ مجھ پر توجہ دینے کے بجائے اگر اپنی پڑھی پر توجہ دیں تو زیادہ اچھا ہوگا------زین نے سخت لہجے میں کہا---------

سر---لیکن-----مس دعا میں نوٹ کر رہا ہوں آپ مجھے مجھے میں کچھ زیادہ انٹرسٹ لے رہی ہیں زین کافی دنوں سے نوٹ کر رہا تھا دعا اسکے آگے پیچھے گھوم رہی تھی زین نے دعا کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور روکا نہیں چلا گیا---

کچھ زیادہ ہی اکڑ ہے تم میں مسٹر زین---میں بھی کم نہیں ہوں اگر میرے نہیں تو کسی کے بھی نہیں-----دعا نے جنونی انداز میں کہا

****

شاہ کی اگلے دن نائٹ ڈیوٹی تھی جب وہ ہسپتال آیا تو معلوم ہوا کے حلیمہ ڈسچارج ہو چکی تھی شاہ نہ جانے کیوں برا لگا------

مجھے کیوں برا فیل ہو رہا ہے اچھا ہے ڈسچارج ہو گئی------مجھے کیا کرنا------شاہ خود سے کہتا کام میں مصروف ہوگیا---

****

کیا ہوگیا میڈم جب سے ہسپتال سے آئی ہو منہ لٹکا ہوا ہے---آمنہ نے حلیمہ کا لٹکا ہو منہ دیکھ کر کہا-----

حلیمہ آمنہ کے گود میں سر رکھے ٹی وی دیکھ رہی تھی----

کچھ نہیں ماما---حلیمہ نے اداسی سے کہا کیوں کے اسے افسوس تھا کے وہ آتے ہوئے شاہ سے مل بھی نہ سکی-----

اچھا چلو تمہارا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے میرے پاس ایک طریقہ ہے-----آمنہ نے ٹی وی بند کرتے ہوئے کہا

حلیمہ اٹھ کے بیٹھ گئی-----

کونسا طریقہ------؟

شاید تم بھول رہی ہو آج بابا کی برتھڈے ہے آپ کے---آمنہ نے مسکراتے ہوئے کہا------

میں نہیں بھولی مجھے یاد ہے لیکن لگتا ہے بابا بھول گئے ہیں تبھی تو ون ویک سے گئے ہوئے ہیں اب تک نہیں آے -----حلیمہ نے کہا

پتا ہے بابا آج رات آکر تمھیں سپرائس دینے والے ہیں----آمنہ نے کہا

کیا سچی -----حلیمہ خوشی سے اچھل پڑی-----

جی سچی-----آمنہ نے حلیمہ کے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا-----

تو پھر کیوں نہ ہم بابا کو ہی سپرائس دیں۔ --حلیمہ نے خوشی سے کہا------

آئیڈیا تو اچھا ہے کیوں نہ کیک بنائیں-------آمنہ نے تجویز دی-----

اور کیک میں بنوگی----آپ کو پتا ہے مجھے کوکنگ کا کتنا شوق ہے------حلیمہ نے اپنی۔ ڈیمانڈ بتائی----

مجھے پتا ہے آپ کو اتنا شوق کے آپ کو سب بنا آتا ہے مگر ابھی نہیں تم ایک ہاتھ سے کیسے بنوگی-----آمنہ نے حلیمہ کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا----

آپ ہیں نہ آپ ہیلپ کریں گی لیکن کیک میں ہی بنوں گی----- حلیمہ نے کہا اور بیڈ سے کود لگاکر کچن کے جانب دوڑ لگا دی----

****

زین عائشہ کے ساتھ اس وقت باہر شاپنگ پہ آیا ہوا تھا----

زین!!!---زین کو اپنے پیچھے سے آواز آئی موڑ کر دیکھا تو دعا اس ہی کے جانب آرہی تھی-----

.آپ یہاں-----دعا نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا--

جی میں یہاں----زین نے سخت لہجے میں جواب دیا-----------

یہ-------دعا نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا---

She is my lovely wife Ayesha....

عائشہ کے کندھے پر اپنے بازو حائل کرتے ہوئے مسکراہٹ سے کہا--------

وائف کے الفاظ پر دعا کو حیرت کا جھٹکا لگا اور زین کی حرکت پر جلن ہوئی------

عائشہ ملو ان سے یہ یونیورسٹی سب سے قابل سٹوڈنٹ لیکن پڑھائی میں نہیں-------زین نے طنز کیا------

اسلام و علیکم----عائشہ نے کہا--

سوری میں نے آپ دونوں کو ڈسٹرب کیا----دعا سلام کا جواب دیے بنا تپ کر چلی گئی----

کون تھی یہ جو میرے شوہر کو مجھسے زیادہ محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی---عائشہ نے بیویاں والے انداز میں کہا-----

اب زین کی کلاس تھی------ارے میری جان نورے جنت دل کی دھڑکن----
.بس کیا کروں اب تمہارا شوہر ہے ہی اتنا ہنڈسم کے لڑکیاں لٹو ہو جاتی ہیں---

زین شرارتی انداز میں کہا-------بس بس مسٹر زین چلیں--عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا-----

****

دعا گھر آئی تو اپنے ماں باپ کو اسکے ساتھ کھیلتے دیکھ کر اور غصہ میں آگئی-----وہ پہلے ہی زین کے شادی شدہ ہونے اور عائشہ کے سامنے ہونے والی بے ذاتی کی وجہ سے غصہ میں تھی-----

آپ لوگ کیا پاگل ہوگئے ہیں اس پاگل کی طرح تو جو ایسے کھیل رہے ہیں---دعا نے چیخ کر اسے حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا----

وہ ڈر کی وجہ سے صدیقی صاحب کے پیچھے چھپ گئی----

دعا تمیز سے بات کرو ذرا ہو کیا گیا ہے تمہیں جب سے بچی گھر میں آئی ہی تم اور زیادہ بدتمیز ہوگئی ہو---صدیقی صاحب کی بیگم نے کہا----

بچی نہیں نانگین ہے یہ اس کو میں چھوڑوگی نہیں اس نے مجھسے میرے ماں باپ کو مجھسے دور کردیا ہے---دعانے والدین کے جانب دیکھتے ہوئے کہا--

اس نے دور نہیں کیا تم خود دور ہوگئی ہو۔۔۔۔صدیقی صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔اور اسکا ہاتھ تھام کر اندر چلے گئے۔۔۔۔۔

دعا اپنے روم میں موجود ہر شے تھوڑ چکی تھی اب وہ آئینہ کے سامنے کھڑی خود سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔

زین مجھے اب تمہاری ضد ہے دیکھو گے تم اگر میرے نہیں ہوئے تو برباد کردونگی تمہیں اور اس منحوس کو بھی نہیں چھوڑنے والی میں۔۔۔۔۔۔

****

گھر میں اندھیرا تھا وہ اندر آے تو۔۔۔۔اچانک ساری لائٹس کھولی اور ان پر پھولوں کی بارش ہوئی۔۔۔۔۔سامنے دیکھتا تو آمنہ حلیمہ اور گھر کے ملازم تھے اور حلیمہ کے ہاتھ میں کیک تھا۔۔

ہیپی برتھڈے ٹو یو بابا۔۔۔۔حلیمہ نے کیک رکھا اور آکر اپنے بابا کے گلے لگ گئی۔۔۔

بابا کی جان۔۔۔صدیقی صاحب نے حلیمہ کو بوسہ دیا۔۔۔

میں تو تمہیں یہاں سپرائیس دینے والا تھا لیکن تم نے الٹا مجھے حیران کر دیا---صدیقی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا----

ماما نے مجھے بتا دیا تبھی-----حلیمہ-----آمنہ نے ٹوکا---ایک تو میں نے بتایا اور تم نے اپنے بابا کو بتا دیا---آمنہ نے مصنوعی غصہ کرتے ہوئے کہا-----

چلو چھوڑو کیک کٹ کرو بھئی-------صدیقی صاحب نے کہا-------

چلو لو میرا گفٹ----صدیقی صاحب نے کیک کٹ کرنے کے بعد حلیمہ سے کہا-----

حلیمہ نے ایک باکس صدیقی صاحب کے ہاتھ میں دیا---

جب انہوں نے کھولا تو اندر ایک واچ تھی اور واچ کے اندر نمبرز کے درمیان میں لکھا ہوا تھا--- ❤️ Halima love baba

میرے بچے بہت اچھا لگا مجھے آپکا گفٹ-----صدیقی صاحب نے حلیمہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا------

اور اب یہ واچ آپ ہمیشہ پہنے گے تاکہ آپ جہاں بھی ہوں اسے دیکھ کر آپ کو یاد رہے کے میں آپسے کتنا پیار کرتی ہوں حلیمہ نے صدیقی صاحب کو واچ پہنا تے ہوئے کہا---

صدیقی صاحب نے حلیمہ پیار سے گلے لگیا۔-----

****

آمنہ سب چیزوں نے فارغ ہوکر روم میں آئی تو صدیقی صاحب اداس سے بیٹھے ہوئے تھے۔---

کیا ہوا۔--؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اتنے خوش تھے حلیمہ کے ساتھ آمنہ نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔-----

آمنہ جب سے وہ گھر سے نکلی ہے وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئی کیا اتنے برے ہیں ہم ----- صدیقی صاحب نے نے اپنے آنسوں کو ضبط کرتے ہوئے کہا------

آپ کیوں پریشان کر رہیں ہیں خود کو----

آمنہ لوگوں کی بتاؤں کے ڈر سے ہم یہاں شفٹ ہوگے کے لوگ اسکے بارے میں پوچھیں گے تو ہم کیا جواب دیں گے---لیکن اسے تو لگتا ہے یاد ہی نہیں آتی ہماری--اب وہ آنسوں سے رو رہے تھے-----

اولاد کا غم بہت برا غم ہوتا ہے--لیکن دیکھیں ہمارے پاس حلیمہ ہے جو اوپر والے کا پیارا تحفہ ہے ہمارے لئے-----آمنہ نے صدیقی صاحب کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا-------

****

حلیمہ بستر پہ کروٹیں بدل رہی تھی اسے نیند نہیں آرہی تھی-----

کتنے اچھے ہیں ڈاکٹر شاہ لیکن انکو پتا بھی نہیں چلا اور میں ڈسچارج ہوگی-----تھوڑے دن اور ایڈمٹ کر لیتے مجھے تو کیا ہو جاتا کوئی دوست وغیرہ بھی

نہیں ہے۔۔۔۔کتنا اچھا لگ رہا تھا ڈاکٹر شاہ سے بتائیں کر کے۔۔۔۔۔۔ حلیمہ اداس ہو کے سوچنے لگی۔۔۔۔

۔

ایک منٹ ڈاکٹر نے کہا تھا نہ کے مجھے ایک بار آنا ہوگا چیک اپ کے لئے۔۔۔۔۔۔ حلیمہ کو یاد آیا تو وہ خوشی سے بیڈ پر اچھلنے لگی۔۔۔۔۔۔

حلیمہ سوچ اگر تجھے ڈاکٹر شاہ جیسے شوہر مل گیا تو۔۔۔

۔ہائے !مجھے تو ویسے ہی شادی کا بہت شوق ہے اگر مل گیا تو کبھی بور نہیں ہوگا فل ٹائم تفریح کروگی۔۔۔۔۔۔

حلیمہ خود ہی سوچ سوچ کے خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

زین۔۔۔بیٹاعائشہ کیوں نہیں آئی نیچے۔۔۔۔اقبال صاحب نے زین کو ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

بس بابا کل سے کچھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسکی آرام کر رہی ہے۔۔۔۔زین نے چائے کی سیپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا بابا میں چلتا ہو۔۔۔زین نے ناشتہ سے فرق ہو کر اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

خدا حافظ بیٹا۔۔۔۔اقبال صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین یونیورسٹی کی پارکنگ میں کار پارک کر کے پلٹا تو سامنے دعا کھڑی تھی۔۔۔دعا کو یوں اچانک دیکھ کار زین چونک گیا۔۔۔۔۔

چونک کیوں گئے مسٹر زین۔۔۔۔۔دعا نے زین کے قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاگل ہوگئی ہوئے ہٹو پیچھے زین نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

ہاں ہو تو گئی ہوں پاگل تمہارے پیار میں۔۔۔۔۔دعا نے اور قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔۔زین نے دعا کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔۔۔اور آگے جانے لگا مگر دعا نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے جانب کھیچا۔۔۔

کیوں ڈر رہے ہوئے مسٹر زین دیکھو یہاں پارکنگ ایریا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔دعا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

دعا دیکھو طریقے سے کہہ رہا ہوں میں بہت خوش ہوں اپنی شادی شدہ زندگی میں پیچھا چھوڑدو میرا۔۔۔۔۔زین نے سختی سے کہہ

تو کیا ہوا زین لوگ دوسری شادیاں بھی ہوتی ہیں اور اگر نہیں کر سکھتے تو گرل فرینڈ بنا لو۔۔۔دعا کہہ کر زین کے لبوں کے قریب آنے لگی۔۔۔

دعا کوئی بیہودہ کرتی اس سے پہلے زین نے زوردار تھپڑ دعا کے گال پر مارا۔۔۔

میں ہاتھ اٹھانے والے مردوں میں سے نہیں ہوں لیکن تم اس کے قابل تھی اور ایک بات سن لو ابھی یہ تھپڑ اکیلے میں پڑا ہے لیکن اگلی بار آس پاس بھی نظر آئی تو پوری یونیورسٹی کے سامنے مرونگا زین نے انگلی دیکھتے ہوئے غصہ سے کہا۔۔۔۔۔اور دعا کو پیچھے دھکیلتا چلا گیا ۔۔۔۔

زین!!!!!!!!!دعا نے زمین پہ بیٹھتے ہوئے پاگلوں کی طرح چیخ کے کہا۔۔۔۔

****

ماما آج ایک ہفتہ ہوگیا ہے کب جائیں گے ہم ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔۔ حلیمہ کچن میں۔ کام کرتی آمنہ کے پیچھے پیچھے گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حلیمہ۔۔۔۔کیوں اتنی جلدی ہے جانے کی ہاں بولو تم پچھلے ایک ہفتہ سے یہی رٹ لگا رہی ہو۔۔۔۔۔کیا معملہ ہے آمنہ نے چاول کا پانی چولے پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔۔یار آپ خود دیکھیں ڈاکٹر نے بلایا تھا آج اگر میں نہیں گئی اور چیک اپ نہ ہوا اور اگر میرے ہاتھ ٹھیک نہ ہوا اور کچھ ہوگیا تو۔۔۔۔۔ حلیمہ۔نے کچن کے ماربل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اُف لڑکی تھوڑا اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں زور کم ڈالا کرو چلو اُترو ُ ُ
اب-----آمنہ نے حلیمہ کو نیچے اترتے ہوئے کہا-------

ماما----!!!!!حلیمہ نے منہ بنا کر کہا----

اچھا اچھا میری ماں شام میں چلتے ہیں بابا گھر آجاے تو سہی-----آمنہ نے اسکے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا------

حلیمہ نے آمنہ کے کے گالوں پہ کس کیا اور خوشی خوشی کچن سے چلی گئی-----

****

زین کو آج ہسپتال نہیں جانا تھا اس وجہ سے وہ سیدھا یونیورسٹی سے گھر کے لئے نکل گیا۔۔۔راستے میں کافی دفع اسے لگا جیسے کوئی پیچھا کر رہا ہے لیکن زین نے اگنور کردیا۔۔۔۔

زین جیسی گھر میں داخل ہوا عائشہ روتی ہوئے سامنے سے بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔۔

کیا ہوگیا عائشہ رو کیوں رہی ہو زین نے عائشہ کے چہرہ سے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

زین بابا۔۔۔وہ۔۔۔عائشہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔زین نے بھاگتے ہوئے اقبال صاحب کے روم میں گیا تو اقبال صاحب زمین پر گرے ہوئے تھے۔۔۔۔

ابابا۔۔بابا۔۔۔زین اقبال کو صاحب کے چہرے کو تھاپ تھاپایا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔زین نے عائشہ سے کہا اور اقبال صاحب کو گود میں اٹھا کر کار میں لیٹایا

عائشہ تم بابا کا پاس بیٹھو زین نے عائشہ کو کہا اور ڈرائیونگ سیٹ خود سمبھال لی۔۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر ریحان---- زین نے ڈاکٹر ریحان کو روم سے باہر آتے دیکھا تو پوچھا---ڈاکٹر ریحان اقبال صاحب کے ڈاکٹر تھے پچھلے چار سالوں سے

زین یہ انھیں دوسرا ہارٹ اٹیک ہوا ہے اب تمہیں بہت زیادہ خیال رکھنا ہوگا ڈاکٹر ریحان نے زین کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا----

****

حلیمہ ہسپتال سے واپس منہ لٹکاتے ہوئے واپس آئی تھی کیوں کے زین ہسپتال میں ملا ہی نہیں تھا اسے

کیا ہوگیا موحترما۔۔۔۔؟

شام میں جب حلیمہ نیچے آئی تو آمنہ نے پوچھا۔۔۔کیا ہونا ہے کچھ نہیں بس پیپر کی ٹینشن ہے تھوڑی۔۔۔۔؟ حلیمہ نے صوف پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں تو کرو تیاری پیپر کی۔۔۔آمنہ نے فروٹ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔ماما بکس لینی ہے۔۔کچھ میں بک سٹور جا رہی ہوں۔۔۔ حلیمہ بولتے ہوئے اٹھی

ارے اکیلے کہاں ڈرائیور نہیں ہے ابھی تو۔۔۔آمنہ نے کہا

ماما چلی جاؤنگی خود میں۔۔۔ حلیمہ بولتی ہوئی اوپر چلی گئی تیار ہونے۔۔۔۔

اف یہ لڑکی کبھی نہیں سنتی۔۔۔۔آمنہ نے سر پہ ہاتھ مرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حلیمہ بک اسٹور میں بکز دیکھ رہی تھی تبھی اسے دوسری جانب سے لڑنے کی آواز آئی۔۔۔ حلیمہ نے جا کر دیکھا تو اسکے چہرے پہ 32 انچ کی سمائل آگئی

ہاں کیا ہوگیا کیوں چیخ رہی ہیں آپ اس شریف آدمی پہ۔۔۔ حلیمہ نے شاہ کے سامنے آکر اپنی سے بڑی لڑکی سے کہا۔۔۔شاہ اچانک حلیمہ کو دیکھ کر حیران ہوگیا

کون ہیں آپ؟ لڑکی نے حلیمہ کو دیکھ کر کہا جو بامشکل شاہ کے کندھے تک آرہی تھی

میں بیوی ہوں انکی۔۔۔۔ حلیمہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شاہ کو حیرت کا جھٹکا لگا یہ کیا بول رہی ہے۔۔۔۔

کیا بول رہی ہو لڑکی شاہ نے آہستہ سے حلیمہ کے کان میں کہا۔۔۔۔۔

آپ ذرا چپ رہیں میں بات کر رہی ہوں حلیمہ نے فل بھرم میں کہا۔۔۔۔

مس آپ کے ہسبنڈ نے مجھے پیچھے سے ٹچ کیا ٹھرکی ہیں آپ کے شوہر۔۔۔۔لڑکی نے غصہ سے کہا

اے !بی بی پہلی بات تو یہ تمیز سے بات کرو دوسری یہ کے یہ اپنی آنکھوں میں تھوڑا مکیپ کم تھو پا کرو تاکہ یہ سہی سے کھول سکے اور تم دیکھ سکو۔۔۔۔بس جہاں ہندسوم لڑکا دیکھا نہیں فورن لٹو اب اچھا شوہر ہونا بھی مصیبت ہے۔۔۔۔۔حلیمہ نے کہا اور زین کا ہاتھ پکڑا اور سٹور سے بھر آئی۔۔۔۔۔

باہرآتے ہی پہلے لمبا سانس لیا۔۔۔۔

اوور ایکٹنگ تو نہیں کی زیادہ میں نے------

حلیمہ نے شاہ سے پوچھا------

کیا ضرورت تھی---یہ سب بولنے کی-----شاہ نے سنجیدگی سے کہا------

ڈاکٹر شاہ اگر میں نہیں کہتی نہ تو آپ کوٹ کہہ رہے ہوتے ---

حلیمہ نے تنپ کے کہا------

بہت شکریہ مس حلیمہ لیکن آپ کو کیا ضرورت تھی خود کو میری بیوی بتانے کی

بھن بھی تو بتا سکتی تھی-----شاہ سوال پہ سوال کر رہا تھا

توبہ توبہ۔۔ حلیمہ نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ بھن ہوگی آپ کی وہ جو اندر لڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

حلیمہ کی حرکت پر شاہ کو ہسی آنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

کب بڑی ہوگی تم شاہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔

ماما بابا کو بھی یہی فکر ہے اب آپ کو بھی یہ فکر لاحق ہوگئی۔۔۔۔۔۔ حلیمہ۔ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھا بکس لے لی۔۔۔۔۔شاہ نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

جی جو چاہیے تھی نہیں ملی۔۔۔ حلیمہ۔ نے کہا۔۔

۔۔

اکیلے آیی ہو؟ شاہ نے پوچھا۔۔۔

جی ڈرائیور نہیں تھا نہ تبھی۔۔۔ حلیمہ۔ نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اچھا چلو میں ڈراپ کردیتا ہوں شاہ کی پیشکش سن کر حلیمہ تو خوش ہوگئی۔۔۔

ہاں کیوں نہیں چلیں۔۔۔۔ حلیمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

حلیمہ سارے راستے شاہ سے بتائیں کرتی رہی۔۔۔شاہ بھی مزے سے اسکی بتائیں سن نے میں لگا ہوا تھا حلیمہ درمیان میں بتاؤں کے شاہ کو راستہ بھی بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

گھر آتے ہی حلیمہ جیسے ہی کار سے اتری اور کار کی ونڈو سے سر اندر کر کے کہا۔۔۔

آپ کو پتا ہے آپ مجھے بہت اچھے لگے۔۔۔ حلیمہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلی گئی

شاہ خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

پاگل لڑکی شاہ نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا

****

اقبال صاحب دو ہفتے ہسپتال میں رہ کر گھر آگے تھے۔۔۔۔کیا آپ جا رہے ہیں یونیورسٹی؟عائشہ نے زین تیار ہوتے دیکھا تو کہا۔۔

زین :ہاں یار علی سے کہا تھا اب نہیں جا سکھتا لیکن وہ بیچارہ اپنی والدہ کے ساتھ ہے اور جا نہیں سکھتا۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ناشتہ بناتی ہو۔۔۔۔عائشہ کہہ کر جانے لگی تو زین نے عائشہ کا ہاتھ پکڑ کے خود سے قریب کیا اور اسکی کمر پہ اپنی پکڑ مظبوط کرلی۔۔۔۔۔

طبیعت کسی ہے اب؟زین نے عائشہ کے بالوں نے کھلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہوں اب۔۔۔عائشہ نے مسکراتے ہوئے زین کے کندھوں کے گرد اپنے ہاتھ رکھ لئے۔۔۔۔

خیریت تو ہے جناب صبح صبح اتنا رومانٹک موڈ میں۔۔۔عائشہ نے زین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

بس آج تو موڈ نہیں ہو رہا جانے کے اب جب اتنی پیاری بیوی ہو تو کھاں بندے کا دل چاہے گا جانے کا-------

زین شرارتی انداز میں کہا---اور عائشہ کے لبوں پر لب رکھ دیے------

---

زین کا موڈ بہت اچھا تھا وہ اپنے آفس میں اپنا سامان اٹھا رہا تھا تاکہ کلاس لینے جا سکے----

اچانک آفس کا گیٹ کھولا---زین نے آواز پہ موڑ کر دیکھا تو دعا کھڑی تھی----دعا کو دیکھتے ہی زین کے تاثورات سخت ہو گے----

کیا کرنے آئی ہو یہاں------زین نے سخت لہجے میں کہہ---

مسٹر زین آخری بار سوچ لو---ورنہ منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہو گے------دعا نے دھمکی دیتے ہوئے---

دعا میں کہتا ہوں چلی جاؤ----زین سخت لہجے میں کہا----

مطلب تم نہیں مانو گے--- سہی ہے یہ کہہ کر دعا نے آفس میں موجود سامان بیکھرنا شروع کردیا-----

دعا یہ کیا پگل پان ہے۔۔۔۔زین نے چیخ کر کہا۔۔۔۔۔

دعا نے شیطانی مسکراہٹ سے زین کو دیکھے اور اسکے قریب آکر اسکے بازوں کو پکڑ لیا۔۔۔اور چیخنے لگی۔۔۔سر کیا کر رہیں چھوڑیں مجھے ۔۔۔۔بچا و مجھے دعا پوری قوت کے ساتھ چیخ رہی تھی۔۔۔

زین نے دعا کو پیچھے دھکیلا لیکن پھر وہ ویسی ہی زین کے قریب آگئی۔۔۔۔

دعا کے چیخنے پہ جب لوگ آفس میں آے تو ہر دیکھنے والے کو یہی لگا کے۔۔۔۔۔زین دعا کے ساتھ زیاتی کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔۔۔

دعا بھاگتی ہوئے گیٹ کے پاس آیی۔۔۔۔۔۔ سر دیلھیں انہوں نے مجھے ضروری کام کا کہہ کر آفس میں بلایا اور میرے ساتھ۔۔۔۔۔ دعا اپنی جھوٹے آنسوں کے ساتھ رونے لگی۔۔۔

بس کیا ہونا تھا زین کی بنا سنے اور دعا کے جھوٹے آنسوں پہ یقین کر کے سب نے زین کو مارنا شروع کردیا۔۔۔۔۔۔۔

****

زین جب یونیورسٹی سے گھر آیا تو عائشہ اس کا حال دیکھ کر رونے لگی۔۔۔۔

شہ۔۔۔۔رو نہیں بابا اٹھ جائے گے روم میں چلو زین نے عائشہ کو چپ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا بتائیں مجھے عائشہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چپ میری جان ٹھیک ہوں میں زین نے اپنی شرٹ اترتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

زین نے ساری بات عائشہ کو بتا دی۔۔۔۔۔یونیورسٹی والوں نے پولیس کو انفارم نہیں کیا کیوں کے یونیورسٹی کی ریپیوٹین خراب ہوگی۔۔۔۔

زین اتنی مکار بھی ہوتی ہیں کچھ عورتیں۔۔۔۔۔عائشہ نے زین کی چوٹ پر مرہم لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے بھی خود آج پتا چلا عائشہ کے اتنی بھی مکار ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔بس تم بابا سے کچھ نہ کہنا۔۔۔زین نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

****

دعا گھر آیی تو صدیقی صاحب غصہ میں اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے۔۔۔۔۔۔دعا کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر پھٹ پڑے۔۔۔۔

مجھے کیا بتا رہی ہے تمہاری ماں---کیا کیا تم نے اس پروفیسر کے ساتھ بتاؤ.--------

مجھے نہیں پتا کیا کہا ماما نے-----دعا بے زاری سے کہتے ہوئے جانے لگی---

رک جاؤ دعا بتاتا ہوں میں کیا بتایا مجھے تمہاری ماں نے
تم صبح فائزہ سے فون پہ کہہ رہی تھی کے تم اس پروفیسر پر زیادتی کا الزام لگاؤ گی بتاؤ اب مجھے یہ سچ ہے میں تمہارے منہ سے سنا چاہتا ہوں------صدیقی صاحب نے غصہ سے کہا---

افففف ہاں کیا میں نے یہ جو آپ کو ماما نے بتایا سب سچ ہے لگیا میں نے الزام کیوں کے اس نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا ہوگئی آپ کو تسلی خوش-----دعا نے ادب کے تمام دائرے تھوڑتے ہوئے کہا------

مجھے شرم آتی ہے تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے تم اتنی گری ہوئی ہو میں سوچ بھی نہیں سکھتا تھا---نہ جانے کس گناہ کی سزا ہو تم------صدیقی صاحب نے غصہ اور غم کی ملی جولی کیفیت کے ساتھ کہا----

افففف ڈیڈ میں تنگ آگی ہوں آپ لوگ کے روز روز کے لیکچر سے میں اب یہاں بلکول بھی نہیں روک سکتی------

دعا اپنے روم میں گئی تھوڑی دیر میں اپنا سامان لے کر باہر آئی-----

صدیقی رو کے اسے دیکھیں-----ماں تھی آخر دل ہول اٹھا اولاد کو گھر سے جاتا دیکھ------

اگر اسے ہماری اپنی یا اس پروفیسر کی عزت کا ذرا بھی خیال ہوتا تو کبھی نہیں کرتی جانے دیں اگر احساس ہوگا تو واپس آے گی نہیں تو پلٹ کر نہیں دیکھے گی-----صدیقی صاحب نے قرب سے کہہ اور اپنے روم میں چلے گئے----

اور دعا گھر سے چلی گئی----

****

شاہ علی کے ساتھ ساحل سمندر پہ موجود تھا شاہ کافی دیر سے خاموش تھا بس ادھر ادھر ٹہل رہا تھا----

کیا ہوگیا ڈاکٹر صاحب بڑے چپ ہیں آپ؟----علی نے شاہ کے کندھے پہ ہاتھ مرتے ہوئے کہا----

بس یار کچھ الجھن میں ہوں سمجھ نہیں آتا کیا کروں-----شاہ نے سمندر کو دیکھتے ہوئے الجھن بھرے لہجے میں کہا----

کیا بات سب ٹھیک تو ہے-----علی نے شاہ کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے کہا

کب سے اپنے اندر کی آگ میں جل رہا ہوں کبھی کبھی بہت یاد کرتا ہوں اپنا پورانہ آپ------اس درد سے نکلنا چاہتا ہوں لیکن یادیں پیچھا ہی نہیں چھوڑتی چاہتا ہوں کوئی ہاتھ تھام کر مجھے اس درد سے نکالے مگر اب تک وہ ہاتھ ملا ہی نہیں-----شاہ کے آنکھوں میں آنسوں آگے لیکن اس نے انھیں نکلنے سے روک دیا------

تو نئی یادیں بنائے گا تبھی تو پرانی یادیں پیچھا چھوڑیں گی-----تو کب سے اکیلا رہے رہا ہے کسی کو شامل کر زندگی میں موقع دے کسی کو اپنی زندگی میں آنے کا-----

علی نے شاہ کو سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

علی مجھ لگتا جو بھی شامل ہوگا میری زندگی میں اچانک ہوگا۔۔۔۔۔ کبھی کبھی لگتا خوشیاں میرے در کا پتا ہی بھول گئی ہیں بھول گئی ہیں کے ایک انسان کب سے خوشیوں کا طلبگار ہے اب لگتا جیسے غم ہی ساتھی ہو۔۔۔۔۔۔شاہ نے کھوے کھوے انداز میں کہا

ان سب میں غلطی میری تھی یار۔۔۔۔۔۔ علی میں تجھے پہلے ہی کہہ چکا ہوں یہ سب تیری وجہ سے نہیں ہوا شاہ نے علی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کردینا علی نے شرمندگی سے کہا

علی !!!!!شاہ نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا---

انشاءاللہ تیری زندگی میں جلد خوشیاں آے گی علی کہہ کر شاہ کے گلے لگ گیا

****

دو دن ہوگے تھے زین یونیورسٹی نہیں گیا تھا اقبال صاحب کے پوچھنے پہ اس نہ کہہ دیا تھا کے علی کہا اب وہ خود جوائن کر لے گا-----

ناشتے سے فارک ہو کر زین اقبال صاحب کے ساتھ بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا اور عائشہ آرام کر ررہی تھی----

تبھی اچانک زور زور سے دروازہ پیٹ نے تھی آواز آیی---اقبال صاحب اور زین نے جب گیٹ پہ جاکر دیکھا تو دعا تھی---

کیا کررہی ہو یہاں دفع ہوجاؤ زین دانت پستے ہوئے کہا--

کیوں جاؤں میں ہاں کیوں-----دعا چیخ چیخ کے کہہ رہی تھی

زین نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کے جانب دھکیلا------

زین کون ھے یہ ؟ اقبال صاحب نے آگے بڑھ کر زین سے کہا

بابا کچھ نہیں آپ اندر جایئں زین اقبال صاحب کو سمجھتے ہوئے کہا

بتاؤ نہ اپنے باپ کو ارے باپ کو کیا سب کو بتاؤ دعا چیخ کر کہہ رہی ت اسکے چیخنے کی وجہ سے موحلے والے جمع ہوگے تھے

آپ لوگ بھی سنیں اس شریف انسان کی داستان دعا نے ارد گرد کے لوگوں سے مخطب ہوتے ہوئے کہا

اس انسان نے مجھے داغدار کیا ہے میری عزت کا لوٹیرا ہے یہ دعا نے جھوٹے آنسوں بہاتے ہوئے زین۔ کے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

لوگوں نے بس یقین کر کا کھوسر پھوسر شروع کردی----

دعا جھوٹ کیا بولو تمہیں یونیورسٹی میری عزت کا تمشا بنا کر سکون نہیں ملا جو یہاں آگئی زین نے چیخ کر کہا

بابا یہ سب جھوٹ کہہ ررہی ہے میں بتا------زین آگے کچھ بولتا اندر سے چیخنے کی آواز آیی----زین اندر کے جانب بھگا-----

سامنے کا منظر دیکھ کر زین کے پیروں تلے زمین نکل گئ

سیڑیوں کے پاس عائشہ گری ہوئے تھی وہ تو شور کی آواز سن کرجلدی جلدی آرہی تھی اچانک پیر پھیسلا اور وہ سیڑیوں سے بے دردی سے نیچے آگری اسکے سر سے کافی خون بہہ رہا تھا

عائشہ عائشہ میری جان آنکھیں کھولو زین نے اسکو ہاتھوں میں اٹھاتے ہوئے کہا

زین جلدی اسے ہسپتال لے کر چلو زین اپنے حواسوں میں نہیں تھا اقبال صاحب نے آکر اسے کہا تو اسے ہوش آیا

زین نے عائشہ کے چہرے کو دپٹے سے ڈھاکہ اور گود میں اٹھاکر باہر لیا وہ دعا کو نظر انداز کرتا اقبال صاحب کوساتھ لے کر ہسپتال کے لئے نکل پڑا

****

کیا ہوا بتائیں ڈاکٹر روبینہ---ڈاکٹر روم سے باہر آیی تو زین نے بے چینی سے پوچھا------

زین صبر رکھو بچے خون زیادہ بہہ گیا ہے اور چوٹ بھی بہت گھری ہے دماغ پہ اثر ہوا ہے حالت ابھی بھی خطرے سے باہر نہیں ہے---- رات تک ہوا آجاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ کہہ نہیں سکھتے----

پلیز ڈاکٹر بچا لیں اسے۔۔۔۔۔۔۔زین ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

زین ہمت رکھو۔۔۔۔۔ڈاکٹر ریحان نے زین کو گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

رات ہوگئی تھی ابھی بھی دونوں ہسپتال میں تھے۔۔۔۔۔

بابا آپ گھر چلیں جائے صبح سے ساتھ بیٹھے ہیں تھک گئے ہونگے۔۔۔۔۔۔زین نے کافی اسرار کیا جس پر اقبال صاحب گھر کے لئے نکل گئے۔۔۔۔۔۔

زین !!!!زین کی آنکھ لگی ہی تھی کے ڈاکٹر ریحان نے اکر زین کو اٹھا۔۔۔۔۔

زین عائشہ کی حالت ٹھیک نہیں ہے جلدی چلو بلا رہی ہے وہ تمہیں-------زین کو تو لگا قیامت آگی ہو اس پہ------زین بھاگتے ہوئے نادار گیا تو عائشہ آخری سانسیں لے رہی تھی

زین اسکے قریب پوھچتا اسے پہلے ہی عائشہ کی سانسوں کی ڈور ٹوٹ گئی----

اٹھو نہ عائشہ پلز اٹھو نہیں کرو نہ اپنی زین کو تنگ پلز اٹھ جاؤ----گھر میں ایک آواز پہ اپنے زین کی تم اٹھ جاتی تھی اٹھو اب کیوں نہیں اٹھ رہی میں مر جاؤنگا عائشہ پلززز زین زاروقطار رو رہاتھا

عائشہ !!!!!!!!!!!!!زین کی چیخ سے پورا کمرا گونج اٹھا تھا

زین سمبھالو خود کو ڈاکٹر ریحان آگئے بڑھ کر چپ کریا-----

زین روم سے بھر آیا تو بلکول خاموش اور ساکن تھا تبھی اسکے فون بجنے لگا----

ڈاکٹر ریحان کے بولنے پر اس فون اٹھایا دوسری جناب سے نہ جانے کیا کہہ گیا تھا کے زین زمین پر بیٹھتا چلا گیا اب صرف آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھی ہاتھ سے فون گر گیا تھا جب ڈاکٹر ریحان اٹھا تو فون پہ زین پڑوسی تھا----

جی کیا ہوا؟

وہ اقبال انکل جب گھر آے تو وہ صبح والی لڑکی گیٹ پر ان سے ملی تھی پتا نہیں اس نے کیا کہا تھا اسکے جاتے ہی انکل زمین پر گر گئے تھے جب ہم انھیں قریبی ہسپتال لے کر گئے تو انکی ڈیتھ ہو چکی تھی-------

ریحان کو زین پہ بہت ترس آیا کے ملحے بھر میں سب چلا گیا----

ڈاکٹر ریحان آپ-----آپ مجھے بھی مار دیں مجھے زہر کا انجکشن دے دیں-----زین پوری طرح حواس کھو چکا تھا وہ ڈاکٹر ریحان کے ہاتھوں کو پکڑ کے کہہ رہا تھا

میں کیسے زندہ رہونگا بابا-------بابا---بابا--------

زین حوصلہ رکھو-----مرد ہو تم تم اس طرح نہیں رو سکھتے -----ریحان نے اسے سمجھا ہوئے کہا

ڈاکٹر ریحان میں انسان پہلے ہوں مرد بعد میں مجھسے نہیں ہو رہی برداشت یہ جدائی----زین نے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے کہا

****

شاہ ڈاکٹر روبینہ کے پاس کسی کام سے آرہا تھے وہ ابھی گیٹ تک آیا تھا کے اسکے کانوں میں آواز پڑی

ڈاکٹر ریحان آپ کی وجہ سے میں نے اسے سچ نہیں تھا۔۔ڈاکٹر روبینہ ڈاکٹر ریحان سے کہہ رہی تھیں۔۔۔

ہاں میں نے اسلئے مانا کیا تھا آپ کو اسکی کی پریگنینسی کے بارے میں بتانا کے لئے کیوں کے وہ پہلے ہی بہت زیادہ اپسیٹ تھا۔۔۔میں اس کو اور غم میں نہیں ڈال سکھتا تھا۔۔۔۔ڈاکٹر ریحان کے الفاظ سن کر شاہ کے آنکھوں سے بس آنسوں گرا وہ ساکن ہوگیا تھا

زین ایک لمحہ اور نہیں روک سکھتا تھا وہ سیدھا گھر آگیا

گھر آکر وہ کچن میں گیا چھوری اٹھائی اور اپنی کلائی پہ رکھی-------وہ کاٹنا چاہتا تھا لیکن حرام موت کا خیال آتے ہی چھوری ہاتھ سے چھوٹ گئی زین دیوار سے لگتا وہی نیچے بیٹھ گیا گھوٹنے کے گرد ہاتھ بند کر کسی بچے کی طرح آنسوں باہر رہا تھا

میں نے دو نہیں تین جانے کھوئی ہیں کیوں آخر میں زندہ ہوں مجھے بھی موت آجاے کیوں-----بے مقصد ہوگیا ہوں بس نہیں ہوتا اور دکھ مجھے برداشت اوپر والے میرا صبر اب ختم ہو رہا ہے مت آزما مجھے اور---مت آزما---شاہ اپنی بے بسی پہ بس آنسوں بہہ رہا تھا-----

****

زین گھر میں داخل ہوا تو گھر ویران تھا۔۔۔۔۔۔۔اسکی ساری دنیا تھے وہ دو انسان اسکی دنیا اسکے بابا سے شروع ہوتی تھی اور عائشہ پہ ختم آج صرف ایک لڑکی کی وجہ سے وہ بھری دنیا میں تنہا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے وہ اپنی زندگیوں کو مٹی تلے دفنا آیا تھا

رات ہو چکی تھی سب جا چکے تھے زین خالی نظروں سے ہر طرف دیکھ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کے بابا ٹیبیل پر بیٹھے اخبار پڑھے رہے ہوں جیسے عائشہ ہاتھ میں چائے کی پیالی لئے کچن سے نکل آے گی اسے دونوں کی آوازیں کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

آآآ !!!!! !زین کی چیخ سے پورا گھر گونج

اٹھا۔۔۔۔۔۔

مجھے اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکھتے ہیں آپ لوگ مجھے بھی ساتھ لے جاتے کیوں مجھے چھوڑ گئے اکیلے۔۔۔۔۔۔زین رونے کے علاوہ اور اب کر بھی کیا سکھتا تھا

****

زین اٹھا اور سلیپنگ پلس نکالی کچن سے پانی لیا وہ منہ

میں ڈالتا اس سے پہلے علی نے ہاتھ مار کر سب پھینک دی

پاگل ہوگیا کیا تو زین کیا کر رہا تھا۔۔۔۔؟ علی نے زین کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا

زین خاموش رہا۔۔۔مجھے پرسوں پتا چلا ایک مہینے سے جب تیرا کچھ پتا نہیں چلا تو میں ہسپتال فون کیا مجھے وہاں سے پتا چلا اور یہ کیا حل بنا لیا ہے تونے زین دیکھ خودکو تو وہ زین لگ ہی نہیں رہا کیوں کے زین کے بال اور شوے بڑی ہوئی تھی آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑے ہوئے تھے علی نے افسوس سے کہا

ہاں نہیں ہوں اب میں وہ زین مر گیا قتل ہوگیا اور اس زین کی قاتل صرف وہ دعا ہے زین نے نفرت سے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

تجھے پتا مجھے لگتا ابھی اس دروازے سے بابا آجائیں گے مجھے آواز دیتے ہوئے لگتا ابھی کچن سے عائشہ نکل آے گی تجھے پتا میں پچھلے ایک مہینہ سے سویا نہیں ہوں رات بھر جاگتا ہوں ڈر سے آنکھیں نہیں بند کرتا کے-----کے وہ خواب میں آکر پوچھ نہ لیں------میں پاگل ہوجاؤں گا علی میں پاگل ہوجاؤں گا مجھے بچا لے علی یا مردے مجھے انکی آوازیں سنائی دیتی ہیں میں کیا کروں زین کسی بچے کی طرح روتے ہوئے علی کو بتا رہا تھا

اپنے بھائی جیسے دوست کی یہ حالت دیکھ کر علی کی آنکھیں نم ہوگئ

علی نے زین کو گلے لگیا----

اچھا چل بس چل میرے ساتھ باہر چل۔۔۔۔ علی نے کہا اور اسکا حل درست .کر کے اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔

علی اسے ایدھی سینٹر لے کر آیا۔۔۔

تو مجھے یہاں کیوں لیا ہے زین نے کار سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تیرا درد کم ہوگا یہاں سے چل اندر۔۔۔۔ علی کار سے باہر نکلا اور زین کو لے کر اندر چلا گیا۔۔۔

دیکھ ان لوگوں کو ان بچوں کو جنکو انکے والدین کا پتا ہی نہیں ہے دیکھ ان ضیعف لوگوں کو جن کی اولاد انھے یہاں چھوڑ گئے ہیں ۔۔۔اب تو خود اندازہ لگا زندگی انکی

مشکل ہے یا تیری تو نے اپنی بیوی اور بابا کو کھویا ہے اور انہوں اپنی ساری زندگی کھوئی ہے ان معزور لوگوں کو دیکھ جو چل پھر نہیں سکھتے تو اپنے آپ کو دیکھ تو بلکول فٹ ہے ان لوگوں نے بھی اپنوں کو کھویا ہے انہوں نے تو مرنے کی کوشش نہیں کی زین کسی کے بھی چلے جانے سے زندگی روک نہیں جاتی ہم مر نہیں جاتے علی نے وہاں موجود لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زین سے کہا---

تجھے پتا یہ اوپر والے کی طرف سے ٹیسٹ ہے تیرے لئے--تجھے پاس ہونا ہے تو ایک ڈاکٹر ہے زین اگر تو اپنوں کو نہیں بچا سکا تو کیا ہوا تو دوسروں کے اپنوں کو تو بچا سکھتا ہے نہ-----تجھے پتا ہمیں مرنے کے لئے سو بہانے کی ضرورت ہوتی ہے جب کے زندہ رہنے کے لئے صرف ایک مقصد کی ضرورت-----میرے بھائی تو اپنی زندگی کو ضائع کرنے جا رہا تھا جا کر ہسپتالوں میں ان مریضوں سے پوچھ جو

زندگی کے ایک ایک ملحے کے لئے ترس رہیں زندگی بہت قیمتی ہے اور یہ اوپر والے کی امانت ہے ہمارے پاس-----

علی نے زین کے ساتھ ٹہلتے ہوئے اسے سمجھا---

علی کو لگا کچھ تو آئی سمجھ زین کو----زین خاموشی سے وہ موجود لوگوں کو باغور دیکھ رہا تھا اور علی کی بات باغور سن بھی رہا تھا

علی کے کہنے پر زین ایک فلیٹ میں شفٹ ہوگیا تھا کیوں کے گھر میں اکیلے یادوں میں وہ اور ڈپریشن میں چلا جاتا

****

حلیمہ بیٹھی ناول پڑھنے میں مصروف تھی تبھی کسی انجانے نمبر سے کال آنے لگی۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔کون۔۔۔۔۔؟ حلیمہ نے کہا۔۔۔۔

دوسرے جانب سے آن والی آواز سن کر حلیمہ چونک گئی۔۔۔۔۔آپ ؟

کیوں کی ہے کال مجھے آپ نے۔۔۔؟ حلیمہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں مل سکھتی آپ سے ۔۔۔۔ .دوسرے جانب ملنے کے لئے کہا گیا

ٹھیک ہے میں آجاؤں گی شام کو۔۔۔۔۔۔نہ جانے کیا کہا گیا تھا دوسری جانب سے جس پہ حلیمہ راضی ہوگئی۔۔

حلیمہ کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔ تبھی وہ آکر اسکے سامنے بیٹھی۔۔۔۔

کیوں بلایا ہے آپ نے مجھے۔۔۔ حلیمہ نے کہا۔۔۔

تم سے کچھ بات کرنی ہے تبھی۔۔۔۔دعا نے پیر پہ پیر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بولیں میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ حلیمہ ناگوری سے کہا۔۔۔۔

میں گھر واپس آنا چاہتی ہوں اور تم میری مدد کروگی۔۔۔۔دعا نے کہا

اگر آپ آنا چاہتی ہیں تو گھر آکر بابا سے مافی مانگ لے اور آجائیں۔۔۔۔۔حلیمہ نے سختی سے جواب دیا

عمر کے ساتھ زبان بھی بڑی ہوگی ہے۔۔۔دعا نے طنزیا مسکراہٹ کے ساتھ کہا

شاہ علی کے بولانے پر ریسٹورنٹ آیا تھا لیکن اندر آنے کے بعد سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں کھولی رہے گئیں

سامنے حلیمہ دعا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔دعا اٹھ کر جا رہی تھی اسے گیٹ کے جانب آتا دیکھ کر شاہ اس طرح سائیڈ ہوا کے دعا کی نظر اس پر نہیں پڑی

تمہارے ساتھ جو بیٹھی تھی وہ کون تھی۔۔۔۔شاہ دعا کے جاتے ہی حلیمہ کے پاس گیا

آپ یہاں حلیمہ شاہ کو اچانک دیکھ کر حیران رہے گئی۔۔۔۔

میری بات کا جواب دو شاہ نے اس بار سختی سے پوچھا۔۔۔

وہ آپی تھی میری۔۔۔۔یہ الفاظ سن کر تو شاہ زمین میں دہس گیا۔۔۔۔۔شاہ بنا کچھ کہے باہر نکل گیا

انھیں کیا ہوا۔۔۔۔ حلیمہ کو سمجھ ہی نہیں آیا

****

حلیمہ روڈ پہ آئی گھر جانے کے لئے روڈ تھوڑا سن سان تھا

اچانک حلیمہ کی کمر کے گرد کسی نے اپنے سخت ہاتھ حائل کر لے اور ایک ہاتھ میں رومال تھا جو حلیمہ کے منہ پہ رکھا حلیمہ کی پشت اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی تبھی وہ چہرہ نہ دیکھ سکی اور چند لمحوں میں ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہوگئی

****

آمنہ کب سے حلیمہ کا انتظار کر رہیں تھی لیکن اسے گئے کافی وقت ہوگیا تھا وہ ابھی تک نہیں آئی تھی

صدیقی حلیمہ کب سے گئی ہوئی ہے ابھی تک نہیں آئی-----

آمنہ نے صدیقی صاحب کے کال اٹھاتے ہی کہا

کہاں گئی ہے ہو اور کب گئی-----صدیقی صاحب بھی سن کے پریشان ہو گے تھے

پچھلے تین گھنٹے سے گئی ہوئی ہے مجھے تو لگے کرگئی تھی کے گارڈن تک جا رہی ہو
میں نے اکبر کو بھیج کر وہاں بھی چیک کروایا مگر نہیں ہے وہ--------

****

ہاں بھائی میں تجھے باہر بلایا تھا تو نے مجھے گھر بولا لیا علی نے شاہ کے گھر میں
داخل ہوتے ہوئے کہا----

کیا ہوگیا بھائی ؟ علی نے شاہ کے چہرے کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے کہا

میرے پیچھے آجا-----شاہ کہہ کر اپنے بیڈروم کے جانب جانے لگا

علی جب بیڈروم۔ میں داخل ہوا تو اسکے چہرے کا رنگ اُڑ گیا کیوں کے حلیمہ بیہوش پڑی تھی بیڈ پہ

شاہ؟ علی نے شاہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا-----

شاہ نے ساری بات علی کو بتا دی------

شاہ لیکن تو اسے کیوں لیا یہاں------؟

میں اب بتاؤں گا اس دعا کو جب اسکی بھن غائب ہوگی تو کیسا گے گا شاہ نے حلیمہ کو گھورتے ہوئے کہا

لیکن شاہ اس کا قصور اس میں----؟علی نے حلیمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اس کا قصور یہ ہے کے یہ اسکی بھن ہے-----

اب تو کیا کرے گا اس کے ساتھ علی کو معصوم سی حلیمہ کی فکر ہو رہی تھی

نکاح-------شاہ نے حلیمہ کو دیکھتے ہوئے کہا----

اور اسکے بعد تو کہیں۔۔۔۔فکر نہیں کر میں اس کی بھن کی طرح گھٹیا نہیں ہو اسے میں کچھ نہیں کرونگا مجھے معلوم ہے یہ کیسی ہے۔۔۔۔۔۔مجھے صرف اسکے گھر والوں اور دعا کو سبق سکھانا ہے۔۔۔۔۔شاہ نے علی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

تو جا کر تیاری کر۔۔۔۔شاہ کہہ کر بیڈ سے اٹھا۔۔۔

****

حلیمہ کی آنکھ کھولی تو سامنے صوفے پہ شاہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

میں یہاں کیا کر رہی ہوں آپ یہاں کیا رہ رہے ہیں۔۔۔۔ حلیمہ نے اپنا دوپٹہ خود پہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں یہاں لیا ہوں تمھیں۔۔۔اور اس وقت تم میرے بیڈروم میں ہو۔۔۔شاہ اٹھ کر اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا

مگر کیوں؟ حلیمہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا

اسلئے لایا ہوں تاکہ تم سے نکاح کر سکوں۔۔۔۔۔۔شاہ نے پر سکون لہجے میں کہا

یہ کیا کہہ رہیں ہیں آپ مجھے نہیں آرہا کچھ سمجھ حلیمہ اب رونے لگی تھی

افسوس !تمہاری بھن کا کیا تم بھولتو گی۔۔۔۔شاہ نے طنزیا مسکراہٹ کے ساتھ کہا

آپ آپی کو کیسے جانتے ہیں اور کیا۔۔۔۔کہہ مطلب ان سب کا ؟

اگر یاد ہو کے تمہاری بھن نے آج سے تین سال پہلے ایک پروفیسر کے ساتھ کچھ کیا تھا ۔۔۔ شاہ نے یاد دلاتے ہوئے کہا

ہاں تو آپ کیا تعلق اس سے حلیمہ نے آنسوں کو صاف کرتے ہوئے کہا

تعلق۔۔۔۔ ہمم ۔۔۔۔ حلیمہ صدیقی وہ پروفیسر زین شاہ میں ہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔شاہ نے اسکے چہرے کے قریب آکر کہا۔۔۔

حلیمہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہے گئی۔۔۔۔۔۔ لیکن میرا کیا قصور اس میں۔۔۔۔۔

قصور یہ ہے کے تم۔ اسکی بھن ہو۔۔۔۔۔شاہ نے غصہ میں سختی سے کہا

تم کیا کوئی بھی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا میں کس قرب سے گزرا اور ابھی بھی گزر رہا ہوں ان ہاتھوں سے اپنی زندگیوں کو مٹی تلے دفنا کر آیا ہوں۔۔۔۔۔شاہ نے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور ایک آنسوں کا قطرہ اسکی ہتھیلی پہ گرا۔۔۔۔۔۔

تمھاری بھن نے مجھسے میرا سب کچھ لے لیا سب کچھ۔۔۔شاہ نے حلیمہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

حلیمہ۔کو اسکی آنکھوں میں درد تکلیف اور آنسوں دیکھنے کو لیے۔۔۔۔۔

تم فکر نہیں کرو میرا شمار تم گھٹیا مردوں میں نہیں کروگی۔۔۔۔۔تھوڑی دیر میں قاضی آے گا خاموشی سے خود کو میرے نام کر دینا۔۔۔شاہ کہہ کر باہر چلا گیا۔۔۔

آپی میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی آپ کا کیا میں برداشت کروں گی آپ اتنی بری کیسے ہوں سکتی ہیں کے کسی کی پوری زندگی برباد کردیں۔۔ حلیمہ روتے ہوئے خود سے کہہ رہی تھی----

حلیمہ ابھی رونے میں مگن تبھی گیٹ دوبارہ کھولا اور علی اندر آیا----

آپ؟؟ حلیمہ نے سوال کیا

میں شاہ کا دوست ہوں----مجھے آپ نے بات کرنی ہے--میں یہاں بیٹھ جاؤں----

علی نے اجازت مانگی----جس پہ حلیمہ نے گردن ہاں میں ہلائی --

مجھے شاہ نہ بتایا آپ کے بارے میں------دیکھیں آپ جانتی ہیں وہ دل کا برا بلکول بھی نہیں آپ کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا میں اسکی ذمداری میں لیتا ہوں-----دیکھیں آپ کو اندازہ بھی ہے وہ کیسا درد کا سمندر اپنے اندر سہہ رہا ہے------علی نے حلیمہ کو دعا نے جو کیا سب بتا دیا

مجھے تو بس اتنا پتا تھا کے آپی نے کسی ٹیچر پہ الزام لگیا تھا حلیمہ نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

اسکے آگے یہ سب بھی ہو تھا جس سے آپ سب لاعلم ہیں-----

****

صدیقی صاحب پولیس تھانے جا ہی رہے تھے تبھی کسی انجن نمبر سے کال آئی۔

صدیقی صاحب:ہیلو کون

شاہ :زین شاہ----

صدیقی صاحب :کون زین شاہ؟

شاہ :وہی بد نصیب جس کی زندگی آپ کی بڑی بیٹی نے برباد کی تھی---

صدیقی صاحب : تم ہو وہ--- حیرت سے کہا

شاہ :جی اور اب انشاءاللہ آپکی چھوٹی بیٹی کا ہونے والا شوہر بھی---

تم کیا بکواس کر رہے ہو میری بیٹی تمہارے پاس ہے مطلب صدیقی صاحب نے چیخ کر کہا

فکر نہیں کریں میری لڑائی دعا سے ہے اسے میں کچھ کرونگا آپ اپنی دعا کی وجہ سے حلیمہ کو دیکھنے تو ترس جائے گے-----

شاہ نے یہ کہہ کر کال کاٹ کردی

کیا ہوا بتائیں کون تھا۔۔آمنہ نے روتے ہوئے پوچھا

آمنہ میری اولاد کا کیا گناہ علیم کی اولاد برداشت کرے گی۔۔۔میں کیا منہ دیکھاوں روزے محشر اسے صدیقی صاحب سر پکڑ کے بیٹھ گئے تھے

میری بچی کی حفاظت کرنا اللہ

آمنہ نے دعا کی۔۔۔۔

****

اوہ !علی بھائی سے بتائیں کر رہی ہو۔۔۔۔زین اندر آیا تو علی حلیمہ۔ سے بتائیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

آجا تو۔۔۔۔بیٹھ !!!علی بیڈ سے اٹھ گیا۔۔۔

میں بتانے آیا ہوں کے قاضی دس منٹ میں آرہا تیار رہو۔۔۔۔۔زین نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا

میں نہیں کرونگی آپ سے نکاح۔ ۔۔۔۔ حلیمہ سختی سے کہا۔۔۔۔

علی ذرا باہر جانا انکو میں بتاتا ہوں------ شاہ نے کہا--- علی اٹھ کر چلا گیا

شاہ حلیمہ کے قریب آیا----- حلیمہ نے تکیہ اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ لیا---

دیکھو مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے تمہارے ساتھ بنا نکاح کے رہنے میں ہاں مگر تمہیں ضرور مسلہ ہوگا-----شاہ نے اطمینان سے کہا

آپ تو کہیں سے وہ شاہ نہیں لگ رہے حلیمہ نے دھیمی آواز میں

یہ روپ زین کا ہے زین نے کہا

مجھے بابا سے پہلے فون پہ بات کروائیں -----پھر میں سوچو گی حلیمہ نے چہرے سے تکیہ ہٹا کر کا کہا

چلو یہ خواہش پوری کرلو---شاہ نے صدیقی صاحب کو کال کی اور فون سپیکر پہ کردیا ------

بابا -------کال ریسیو ہوتے ہی ہوتی حلیمہ نے کہا----

بابا کی جان ٹھیک ہو نہ تم کچھ کیا تو نہیں اس نے ؟ صدیقی صاحب نے فکر سے کہا

بابا میں ٹھیک ہوں بابا یہ مجھسے کہہ رہے ہیں نکاح کریں گے حلیمہ نے روتے ہوئے کہا

آپ کی بیٹی کو آپشن دیا ہے یا تو اپنی عزت گوا دے یا تو نکاح کر لے۔۔۔۔۔شاہ نے اونچی آواز میں کہا

تم دونوں میں سے کچھ نہیں کرو گے صدیقی صاحب نے غصہ سے کہا

لگتا ہے آپ دونوں نے عزت والا آپشن سلیکٹ کیا ہے شاہ نے ہس کے کہا

آپ کیا کر رہیں اگر اس حلیمہ کی عزت خراب کردی تو میری بچی کہیں کی نہیں رہے گی ساتھ موجود آمنہ نے روتے ہوئے آہستہ سے صدیقی صاحب کو کہا

چلیں میں آپ لوگوں کو پانچ منٹ دیتا ہوں میں باہر جا رہا ہوں فیصلہ کر لیں شاہ نے کال پہ صدیقی صاحب کو کہا اور باہر چلا گیا

بابا میں کیا کروں؟ -------حلیمہ نے روتے ہوئے کہا

بیٹا عزت گئی تو واپس نہیں آے گی---صدیقی صاحب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

بابا آپ کو پتا ہے آپی نے انکے ساتھ اور کیا کیا تھا۔۔۔۔۔۔ حلیمہ نے ساری بات صدیقی صاحب کو .بتادی

دعا اتنی گھٹیا ہوگی میں سوچ بھی سکھتا تھا۔۔۔۔۔

بابا جس کے ساتھ ایسا کیا آپی نے وہ تو یہ سب کرے گا حلیمہ نے دکھ سے کہا

حلیمہ اگر تم اپنی بھن کا کیا بھوگت سکتی ہو اور عزت بچا سکتی ہو تو کرلو نکاح
صدیقی صاحب کے پاس اب کوئی چرا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

جو آپکا حکم بابا حلیمہ نے روتے ہوئے کہا اور کال کٹ کردی ۔۔۔۔۔۔

شاہ اندر آیا مگر اس بار ساتھ قاضی علی بھی تھے قاضی نے نکاح پڑھایا حلیمہ روتے ہوئے اپنی عزت کے خاطر حلیمہ صدیقی سے حلیمہ زین ہوگئی۔۔۔۔۔نکاح کے بعد سب چلے گئے

وہ کچھ سوچ کر بیڈ سے اتری اور روم کا گیٹ کھولا وہ قدم باہر رکھتی اس سے پہلے اسکے کانوں میں علی کی آواز پڑی

شاہ اگر وہ نہ مانتی نکاح کے لئے تو کیا اسکی عزت۔۔۔۔؟ علی نے کہا وہ گیٹ پہ کھڑا ہو کر شاہ کی ساری بتائیں سن رہا تھا

پاگل ہوگیا اتنا گرا ہوا لگتا ہوں میں مجھے پہ جھوٹا الزام لگا تھا میں مرد ہوتے ہوئے سہہ نہیں سکا اور تجھے لگا میں حلیمہ کی عزت خراب کر کے اسے اس درد اور تکلف میں ڈالونگا جو میرے درد سے ہزار فیصد زیادہ ہوگی ہر لڑکی کی عزت اسکے لئے بہت بڑی چیز ہوتی ہے میں نے بس دھمکی تھی مجھے پتا تھا وہ راضی ہوجائے گی ------زین نے سنجیدگی سے کہا

تجھے پتا ہے اگر ابھی تیری جگہ کوئی اور ہوتا نہ تو وہ یہ سب کبھی نہیں سوچتا علی نے فخر سے کہا

میں بھی ان مردوں جیسا ہوتا اگر میرے باپ کی تربیت نہیں ہوتی تو---شاہ نے مسکرا کر کہا

حلیمہ کو یقین نہیں آرہا تھا کوئی مرد ایسا بھی ہو سکتا ہے

****

حلیمہ پچھلے دو گھنٹے سے رو رہی تھی مسلسل----

ایک منٹ میں رو کیوں رہی ہوں----مجھے تو پسند تھے ڈاکٹر شاہ اور اب تو میرے شوہر ہیں وہ----ماننا طریقہ غلط تھا لیکن وہ خود تو برے نہیں ہیں-----میں رو کس وجہ سے رہی ہوں------

حلیمہ کو دو گھنٹے بعد رونے کے یاد آیا------وہ اٹھی فرش ہوئی اور روم سے باہر آئی

شاہ گھر میں نہیں تھا حلیمہ نے ادھر ادھر دیکھ تو یہ ایک فیلٹ تھا جو کافی خوبصورتی سے بنا ہوا تھا---حلیمہ کچن کی طرف جانے لگی تھی گیٹ کھولا اور شاہ اندر آیا اسکے ہاتھ میں کھانے کا سامان تھا مطلب وہ مارکیٹ سے آرہا تھا

سامنے نظر پڑی تو سوجا منہ لئے حلیمہ کھڑی تھی---

تم تو بڑی جلدی باہر آگی مجھے لگا تھا دو دن تک میرا بیڈروم بند کیے اندر رہو گی-----شاہ کچن میں سامان رکھتے ہوئے کہا

حلیمہ خاموش رہی اور روم میں جانے کے لئے پلٹی

موحترما کہاں یہ تمہارے بابا کا گھر نہیں ہے جو ملازم کھانا بنا کر دیں گے ادھر آکر کھانا بناؤ خود بھی کھاؤ مجھے بھی کھیلاؤ شاہ حلیمہ کے سر پہ آکر کھڑا ہوگیا تھا-----

حلیمہ شاہ کو گھورتے ہوئے کچن میں چلی گئی---

پتا نہیں آتا ہے کے بھی نہیں بول تو دیا----شاہ نے خود سے کہا اور ٹی وی اون کر کے نیوز دیکھنے لگا------

کھانا لے گا کے نہیں---زین نے کچن کے جانب منہ کر کے آواز لگائی------

بن گیا ہے---حلیمہ نے پیلٹ ٹیبل پہ پٹختے ہوئے کہا----

زین آکر ٹیبل پہ بیٹھ گیا----حلیمہ جانے لگی زین نے کہا----

یہ پلاؤ تم نے بنایا ہے زین نے کھانے کو دیکھتے ہوئے کہا--

نہیں میرے کندھوں کے فرشتوں نے----حلیمہ نے سڑا ہوا منہ بنا کر------

زین نے ایک نوالہ کھایا-----منہ بنانے کے ساتھ کھانا بھی اچھا بناتی ہو زین نے

کہا

حلیمہ کچھ بولے بنا روم میں چلی گئی اور لاک کر لیا روم

کافی ٹائم بعد یار گھر کا کھانا ملا ہے زین نے خوشی سے کہا۔۔۔۔اور مزے سے کھانے کے ساتھ انصاف کرنے لگا

****

آمنہ کچن میں کام کر رہیں تھی تبھی باہر سے آواز آئی۔۔۔

ماما!!!!!۔۔۔۔۔

دعا۔۔۔آمنہ کا کام کرتا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی۔۔۔

ماما۔۔۔۔دعا جیسی آمنہ کے گلے لگنے لگی تبھی صدیقی صاحب کی گرجدار آواز آئی۔۔۔

روک جاؤ دعا۔۔۔۔۔دعا نے سامنے دیکھا تو۔۔۔سیڑیوں پہ صدیقی صاحب کھڑے تھے جو اب اس ہی کی جانب آرہے تھے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ !!!دعا آگے بڑھی۔۔۔۔۔

مت بولو مجھے اپنا باپ میں تم جیسی گھٹیا لڑکی کا باپ نہیں ہوں۔۔۔۔۔صدیقی صاحب نے غصہ سے کہا

مگر ڈیڑھ تین سال ہوگے ہیں والدین ہیں میرے آپ لوگ میں واپس آنا چاہتی ہوں دعا نے نم آنکھوں سے کہا جو بھی تھا لیکن پیار تو تھا والدین سے

کل تک اس گھر کے دروازے تم پہ کھولے تھے مگر آج سے بند ہیں تمہارا کیا حلیمہ بھوگت رہی ہے۔۔۔۔صدیقی صاحب نے کہا

کیا مطلب۔۔۔؟ دعا کو کچھ سمجھ نہیں آیا

جس لڑکے کی زندگی تم نے برباد کی تھی نہ صرف الزام نہیں لگیا تھا تم نے بلکے اسکے گھر والوں کی قاتل ہو تم وہ لڑکا حلیمہ کو لے گیا ہے اور اب وہ اسکے نکاح میں ہے وہ معصوم تو تمھیں اپنی بھن سمجھتی ہے جب کے اسے تو اپنے ساتھ ہونے والے واقعی کا بھی علم نہیں ہے------ صدیقی صاحب آب دیدہ ہو گے تھے

ڈیڈ لیکن میری کیا غلطی اس میں----دعا نے معصوم بنتے ہوئے کہا

غلطی ____!!!!ساری غلطی ہی تمہاری ہے میں تو اتنا بے بس ہوں حلیمہ کے پتا بھی نہیں ہے لے کر کہاں گیا ہے اسے وہ

ڈیڈ آپ کو ابھی بھی اسی کی فکر ہے میں ہوں آپ کی بیٹی وہ نہیں۔۔۔دعا نے چیخ کا کہا

بیٹی ہونے کا فرض اس نہ نبھایا ہے میری بچی آج تمہاری وجہ سے میرے پاس نہیں ہے اس نے شادی صرف بدلے کے لئے کی ہے نہ جانے کیا کرے گا وہ۔۔۔۔۔۔صدیقی صاحب کو حلیمہ کی فکر لاحق تھی اگر اسے کچھ بھی ہوا نہ تو میں اپنی ہاتھوں سے مرونگا تمہیں

ماما آپ بولیں کچھ دعا آمنہ سے التجا کرنے لگی۔۔۔۔

آمنہ نے دعا کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھر سے باہر نکلا۔۔۔۔

دعا افسوس ہے مجھے اپنی ماں ہونے پر کے میں نے تم جیسی اولاد کو جنم دیا آج کے بعد اس گھر میں مت آنا۔۔۔مر گئی تم ہمارے لئے۔۔۔۔۔کہہ کر آمنہ نے دروازہ بند کردیا۔۔۔۔۔

دعا کار میں آکر بیٹھی۔۔۔۔۔۔زین شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دعا غصہ سے چیخی ۔۔۔۔۔۔تمہیں میں نہیں چھوڑوگی آج میرے ڈیڈ مجھے معاف کرد یتے۔لیکن تمہاری وجہ سے۔۔۔۔۔۔سب چوپٹ ہوگیا۔۔۔۔۔اچھا نہیں کیا تم نے ایک بار کامیاب نہیں ہوگے اب نہیں ہوگے

دعا نے نفرت سے کہا۔۔۔۔

****

حلیمہ کو بھوک لگی تھی اب اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اسلئے دبے پاؤں باہر آئی کچن میں گئی اپنے لئے کھانا نکلا اور پیٹ بھر کے کھایا۔۔۔۔۔

حلیمہ جب کچن سے نکلی تو صوف کے ساتھ ٹیبل پہ اس کا فون رکھا تھا حلیمہ نے جیسے ہی ہاتھ بڑھیا فون اٹھنے کے لئے۔۔۔۔۔شاہ کی آواز آئی

ہاتھ لگانے کی سوچنا بھی نہیں۔۔ حلیمہ نے موڑ کے دیکھا تھا وہ بلکول اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔۔ حلیمہ دو قدم پیچھے ہوئی

میرا فون ہے میں تو لونگی---- !!!!حلیمہ نے پھر ہاتھ بڑھیا لیکن شاہ نے اس سے پہلے اٹھا لیا

گھر میرا ہے تو مرضی بھی میری ہوگی-----شاہ نے صوف پہ بیٹھتے ہوئے کہا---

حلیمہ موڈ میں نہیں تھی اسلئے بنا جواب دیے روم میں جانے لگی-----

صبح اٹھ جانا مجھے ہسپتال جانا ہے شاہ نے اسے جاتا دیکھ کر آواز لگائی

جانا آپ کو ہے تو آپ اٹھے میں کیوں اٹھوں حلیمہ نے منہ بنا کرکہا

وہ اسلئے کے میں پچھلے تین سالوں سے اپنے ہاتھ کا ناشتہ کر کے تھک گیا ہوں۔۔۔۔شاہ نے فون یوز کرتے ہوئے کہا

میں نہیں اٹھوں گی حلیمہ کہہ کر پیر پٹختی روم میں چلی گئی۔۔۔

اٹھائیں گے تمہارے فرشتے بھی میں بھی زین شاہ ہوں۔۔۔۔۔زین نے روم کا گیٹ بند ہوتے دیکھ کر کہا۔۔

****

حلیمہ مدہوش سو رہی تھی۔۔۔۔اچانک گیٹ پہ زور زور سے دستک ہونے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

حلیمہ تنپ کے اٹھی۔۔۔۔۔گیٹ کھول کے صرف سر باہر نکالا۔۔۔

کیا ہے کیوں صبح صبح زاقوٹا جن بنے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی فورن ناشتہ بناؤ۔۔۔۔۔شاہ کہہ کر چلاگیا۔۔۔

اللہ بھئ کیا ہے حلیمہ نے پیر تختے ہوئے کہا

حلیمہ لڑتی مارتی کیا کرتی بنانا تو تھا اسلئے فرِش ہو کر ۔ کچن میں آئی۔۔۔۔۔

کیا کھانا پسند کریں گے حلیمہ نے کچن سے جلے کٹے ہوئے لہجے میں آواز لگائی

پراٹھا------زین نے کہا----

پراٹھا---آرڈر تو ایسے کر رہیں جیسے ملازم ہو انکی حلیمہ منہ بنا کر کہا

حلیمہ نے تھوڑی دیر میں ناشتہ لاکر زین کے سامنے رکھ دیا-----اور جانے لگی

کہاں جا رہی ہو بیٹھو یہاں-----شاہ نے کرسی کے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

مجھے نہیں بیٹھنا-----نیند آرہی ہے مجھے حلیمہ نے انگڑئی لیتے ہوئے کہا

سنو آب گھر میں ہو تو اچھی بچی کی طرح سارا کام کر لینا اور کھانا بھی بنا کر رکھنا شاہ نے آرڈر دیتے ہوئے کہا

مجھے سے کیا شادی کام کروانے کے لئے کی ہے ؟ حلیمہ نے کمر پہ دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں کی ہے اب چپ سے کر لینا سب کام .....زین نے چائے کی سیپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

پاگل۔۔۔۔ حلیمہ ہلکی آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔اور جانے کے لئے موڑی ۔۔۔۔۔

اے !لڑکی تمیز سے پورے 10 سال بڑا ہوں تم سے ---زین نے گردن گھوم کر حلیمہ کو دیکھتے ہوئے کہا----

ہاں تو میں نے کہا تھا مجھسے دس سال بڑا ہونے---حلیمہ بھی کہاں روکنے والی تھی منہ چڑاتے ہوئے روم میں چلی گئی-----

معصوم چڑیل زین نے زیر لب کہا-------

****

زین بیٹھا رپورٹس چیک کر رہا تھا-----ڈاکٹر زین شاہ آپ سے ملنے کوئی آیا ہے--سسٹر نے کہا--

زین اٹھ کر باہر آیا تو دعا سامنے موجود تھی---

کیوں آئی ہو اب یہاں---؟ زین نے پر اطمینان لہجے میں کہا-----

میں تمھیں چھوڑو گی نہیں یاد رکھنا تم---دعا نے زہریلے سانپ کی طرح پھنکا کے کہا---

اچھا یہی بولنا تھا یا بس۔۔۔۔میرے پاس اور بہت سے کام ہیں کرنے کو۔۔۔۔زین کہہ کر جانے کے لئے موڑا

حلیمہ سے نکاح کر کے اچھا نہیں کیا تم نے میری ضد تھی یہ اور ابھی بھی ہے میں تمھیں اپنا بنوگی بھی نہیں اور کسی کا ہونے بھی نہیں دونگی۔۔۔۔۔دعا نے غصہ سے کہا

ہاہاہا۔۔۔افسوس دعا بہت افسوس۔۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا میری زندگی میں تم جو چاہو گی وہ ہوگا ہاں۔۔۔۔میری یا تمہاری مرضی سے کچھ نہیں ہوگا سب اسکی مرضی سے ہوگا۔۔۔زین نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔اور اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

****

حلیمہ کے پاس کچھ کرنے کو نہیں تھا وہ ٹی وی دیکھ دیکھ کر بھی بور ہوگئ تھی

حلیمہ کیا کرے گی چھوڑ کر لا گھر کا کام-------- حلیمہ نے سارے گھر کا کام کیا اب باری تھی کھانا بنانے کی---ٹی وی پہ آنے کوکنگ شو میں بتائی گئی ریسپی نوٹ کر لی اب وہ شوق سے کوکنگ میں مصروف تھی-------

وہ کھانا بنا کر فارغ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔صوف پہ بیٹھی شو دیکھ رہی تھی تبھی لاک کھولا حلیمہ۔ نے موڑ کے دیکھا تو زین تھا۔۔۔۔۔۔

اوہو !بتائیں مانتی کو میری گڈ۔۔۔۔۔شاہ نے گھر کو صاف دیکھا تو کہا۔۔۔

آپ کی بات مان کر نہیں کیا ہے کچھ کرنے کو نہیں تھا ا تبھی کیا سب کام۔۔۔۔حلیمہ نے سکرین سے نظریں ہٹائے بنا کہا

اچھا جی اس کا مطلب تم بور ہو رہی تھی۔۔۔۔زین نے صوف پہ حلیمہ سے ذرا فاصلے پہ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جی ہاں آپ مجھے میرا فون دے دیں -----حلیمہ نے معصومیت سے کہا---

بنا سم کے دے سکھتا ہو لے لو-----شاہ نے ریموٹ اٹھاتے ہوئے

ہاں ہاں دے دیں پی ڈی ایف میں نے کافی نوولس ہیں میں پڑھ لونگی----حلیمہ نے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے کہا-------

اتنا نشہ ناول کا----شاہ نے حلیمہ کی ایکسائٹمنٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں بس دے دیں حلیمہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ شاہ نے سم نکال کے حلیمہ کو فون دے دیا

اب کھانا بھی لےگا شاہ نے حلیمہ کو فون میں مصروف دیکھتے ہوئے کہا

بھوکا نہیں ماروں‌گی حلیمہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔۔اور اٹھ کے کچن میں چلی گئی

مطلبی لڑکی زین نے اپنے روم میں جاتے ہوئے کہا اونچی آواز میں جس پہ حلیمہ نے کان بند کر لئے کیوں کے اسے صرف اپنے فون میں موجود ناول سے مطلب تھا

زین فریش ہو کر باہر آیا تو حلیمہ کھانا لگا چکی تھی---ارے واہ خیریت تو ہے بڑے اچھے کھانے بنائے جا رہے ہیں----زین نے کرسی پہ بیٹھتے ہوے کہا----

ہمممم-----حلیمہ نے اپنی پیلٹ میں چاول نکل رہی تھی

میرا کون نکالے گا----زین نے حلیمہ کو اپنا کھانا نکلتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہا---

ہاتھ ہیں نا---سہی کام بھی کر رہیں تو نکل لیں---

توبہ توبہ اوپر والے-----زین نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

ویلے کہیں تم اس بات پہ عمل تو نہیں کر رہی کے مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر جاتا ہے شاہ نے کھانا کھاتے ہوئے کہا

آپ کو خوش فہمی بہت زیادہ ہے حلیمہ نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ سجاتے ہوئے کہا

اچھا سنیں---- !!!حلیمہ نے پیار سے کہا----

مطلب پہ آجاؤ-----زین سمجھ گیا تھا----

میرے پاس کپڑے نہیں ہیں---یہی ایک جوڑا ہے بس----حلیمہ نے مسکینوں والا منہ بنا کر کہا-----

نہیں دونگا میں لا کر یہاں میں تمھیں اسلئے نہیں لیا-----زین نے سنجیدگی سے کہا

مطلب نہیں------صاف نہیں----حلیمہ نے فل دھمکی والے انداز میں کہا------

ہاں صاف نہیں-------شاہ نے بھی ڈھیٹائی سے کہا

سہی ہے اب جو ہوگا اسکے ذمدار آپ خود ہونگے----- حلیمہ نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا-----

زین کو حلیمہ کے ارادے ٹھیک نہیں لگے-----

****

زین بیٹھا نیوز دیکھ رہا تھا---- تبھی حلیمہ ایک سو ساٹھ کی سپیڈ سے آئی اور صوفے پہ دھڑم سے بیٹھی-----

زین حلیمہ کی اچانک انٹری پہ ڈر گیا

ارے۔۔۔ پرورد گار۔۔۔ابھی اٹیک آجاتا مجھے شاہ نے سینے پہ ہاتھ رکھ کے کہا

اچھا اچھا بس کریں چھوئی موئی نہ بنیں ریموٹ دیں ادھر۔۔۔۔۔ حلیمہ سے شاہ کے ہاتھ سے ریموٹ چھینا

ارے دو ادھر میں نیوز دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔زین نے ریموٹ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

دیکھیں ابھی میرے پاس تم ہو آرہا چپ کر جائیں۔۔۔۔۔ مجھ دیکھنے دیں۔۔۔۔۔ حلیمہ نے چینل بدلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم ریپیٹ میں دیکھ لے نا ابھی دو مجھے-----زین آگے بڑھا ریموٹ کے لئے---

بھئ تنگ نہیں کریں----حلیمہ نے زین کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے دھکا دیا

حلیمہ کی بچی ریموٹ دو------اب دونوں بچوں کی طرح ریموٹ کے لئے لڑ رہے تھے----

پاگل ڈاکٹر چھوڑو ریموٹ حلیمہ چیخی -------دونوں کو ہوش نہیں رہا حلیمہ نیچے تھی اور حلیمہ کے ہاتھ اوپر تھے اور اس کے اوپر زین تھا جو ریموٹ تک پوہچنے کی

کوشش کر رہا تھا____ _ حلیمہ کے ہاتھ سے ریموٹ گرا زین نے حلیمہ کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ اس کو ہی دیکھ رہی تھی--------

دونوں کی نظریں ملی زین کو اپنا دل اور تیز دھڑکتا محسوس ہوا جب اس احساس ہوا کے وہ حلیمہ کے کتنے قریب ہے-----

ہٹ بھی جائیں اب اپنے نیچے دبا کر مارنا ہے مجھے اتنا وزن ہے آپکا---- حلیمہ نے زین کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا

زین اٹھ کر بیٹھ گیا----وہ کونفیوس تھا---اسلئے خاموشی سے اٹھ کر روم میں چلا گیا-----

-----ہائے اللہ

حلیمہ نے زین کے جاتے ہی گہری سانس لی-----اتنے قریب تھے میرے حلیمہ نے زین کے روم کے جانب دیکھتے ہوئے کہا-----اور ڈرامہ دیکھنے لگی----

****

حد ہے زین بچوں کی طرح لڑ رہا تھا تو اس سے زین خود سے آئینہ کے آگے کھڑا بات کر رہا تھا -----

اف یہ لڑکی مجھے بھی پاگل کردے اپنی طرح----

****

حلیمہ ٹیبل پہ ناشتے لگا رہی تھی تبھی زین اکر کرسی پے بیٹھا----

واہ خود ہی اٹھ گئی---------زین نے حلیمہ کو دیکھتے ہوئے کہا-----

آپ مجھے کپڑے نہیں لا کر دیں گے پکا-----حلیمہ نے شاہ سے مخاطب ہو کے کہا---

نہیں---زین نے صاف انکار کیا------

سہی ہے حلیمہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی------

****

زین سے ملنے علی آیا ہوا تھا-----دونوں ہسپتال کی کنٹین میں موجود تھے------

ہاں تو کیسی ہیں حلیمہ بھابھی-- ؟ علی نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

پاگل وہ بھی پوری طرح-----شاہ نے چائی کی سیپ لیتے ہوئے کہا

ہاہاہاہاہا ارے اتنی پیاری کیوٹ ہیں علی نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

صرف دیکھنے کی میڈم کپڑوں کی ڈیمانڈ کر رہی تھی------علی کچھ کہتا اس سے پہلے زین کے فون پہ کال آنے لگی-----نمبر انجان تھا

ہیلو !کون-----؟

آمنہ :بیٹا میں حلیمہ کی ماما بول رہی ہوں------

زین :آپ انٹی جی بولیں-----

آمنہ :بیٹا مجھے حلیمہ کی بہت یاد آرہی ہے میری ملاقات کروا دو----آمنہ کہتے ہوئے رو رہیں تھی

زین :انٹی لیکن -------

آمنہ :میں صدیقی صاحب کو نہیں بتاؤں گی مجھے بس ایک بار ملنا ہے اس سے آمنہ نے التجا کی------

زین :اچھا ٹھیک ہے میں آپ کو اڈریس میسج پہ بتاتا ہوں آپ وہاں آجاے-----

کیا ہوا---؟ زین کے فون رکھتے ہی علی نی پوچھا----

یار حلیمہ کی ماما تمھیں رو رہی تھی ملنا ہے انھیں حلیمہ سے-----

تو لے کر جائے گا ملوانے-----؟

ہاں ---چل میں ڈاکٹر ریحان کو بتا دیتا ہوں ضروری کام ہے جا رہا ہوں-----زین اٹھتے ہوئے کہا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن تو انکے سامنے آے گا----کیوں کے انہوں نے تجھے دیکھا ہے

نہیں میں باہر ویٹ کر لونگا۔۔۔۔۔۔زین نے کاؤنٹر پہ بیل پے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

****

زین جب گھر آیا تو حلیمہ کچن میں کچھ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ حلیمہ!!!زین آواز دیتا کچن میں گیا۔۔۔۔۔۔ حلیمہ کو دیکھ کر زین حیران رہ گیا۔۔۔۔

آپ جلدی آگئے۔۔۔۔؟ حلیمہ نے زین کو کچن میں موجود دیکھا تو کہا

حلیمہ۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔۔۔شاہ نے حلیمہ کے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

ہھھھھی۔۔۔۔ حلیمہ نے چڑیلوں کی طرح ہستے ہوئے کہا۔۔۔میں نے آپ کو پہلے ہی بولا تھا جو ہوگا اسکے ذمدار آپ خود ہونگے۔۔۔۔۔

تم نے میرا نیو ٹراووزر کاٹ کے پھن لیا اور یہ میرے نیو شرٹ۔۔۔۔۔زین کو اپنے نیو کپڑوں کی حالت دیکھ کر گہرا صدمہ ہوا۔۔۔۔

اب رو نہ دیے گا چھوڑیں کیا ہے اس میں حلیمہ نے زین کے ہاتھ سے ہینڈبیگ لیتے ہوئے کہا

ان کپڑوں کا حساب تو میں لونگا۔۔۔۔۔۔زین نے دل میں خود سے عہد کیا

یہ عبایا ہے۔۔۔۔مجھے کپڑے سمجھ نہیں آے کیا لوں۔۔۔یہ پھن کر تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

کیوں کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔ حلیمہ نے عبایا دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمہاری ماما سے ملنے جانا ہے۔۔۔۔۔

کیا سچی--- .حلیمہ خوشی سے اچھل پڑی----میں بھی بہت یاد کر رہی تھی ماما کو بس پانچ منٹ میں تیار ہو کر آئی-----حلیمہ بھاگتی ہوئے اپنے روم میں گئی-----

بیٹا حلیمہ چھوڑوں گا نہیں تمھیں تو میں میرے نیو کپڑے برباد کردے-----زین کو ابھی بھی صدمہ لگا ہوا تھا----

****

آپ نہیں آرہے----؟ حلیمہ نے کار سے اترتے ہوئے زین سے کہا----

نہیں تم جاؤں میں یہیں ویٹ کرونگا۔۔۔اور میرے بارے میں کچھ مت بولنا اور پندرہ منٹ میں واپس آنا۔۔۔زین نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔جسے سن کر حلیمہ کا منہ بن گیا۔۔۔۔۔۔

حلیمہ بیس منٹ بعد باہر آئی۔۔۔۔زین نے دور سے آتی حلیمہ کو دیکھا جس پاس دو بڑے بیگز تھے۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔ ؟زین نے کار میں بیگز رکھتے ہوئے پوچھا

میری ماما کو بہت فکر ہے میری ایک بیگ میں ضرورت کا سامان اور دوسری میں میری کتابیں ہیں۔۔۔۔۔

کتابیں؟ زین نے حلیمہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

نیکسٹ منتھ سے پیپر ہیں میرے حلیمہ نے باہر دیکھتے ہوئے کہا

ہاں تو اس میں اتنا سڑا ہوا منہ بنانے کی کیا ضرورت ہے-----

بھئ مجھے نہیں دینے پیپر-----حلیمہ فل تپی ہوئی تھی

اووووووو- ---بی بی میں ایک میٹرک پاس کے ساتھ نہیں رہ سکتا پیپر دوگی تم-----زین نے انگلی دیکھتے ہوئے کہا

مجھے سے پڑھی جاتی میڈیکل------

تو میں پڑھا دونگا-----زین نے افففر دی------

پڑھا بعد میں دیے گا ابھی چلیں----

****

حلیمہ نے گھر آتے ہی پہلے آمنہ کے دیے گئے بیگز سے کپڑے نکل کر تبدیل کیے----

یار بھوک لگی ہے۔۔۔کھانا لے گا۔۔۔زین نے صوف سے بیٹھے بیٹھے آواز لگائی۔۔۔

صبر نام کی ایک چیز ہوتی ہے جو آپ ہے ہی نہیں۔۔۔حلیمہ روم سے بالوں کا جوڑا بناتی نکلی

ہاں تو بھوک لگی ہے۔۔۔۔زین اٹھ کر ڈائینینگ ٹیبل پہ بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

کھچڑی۔۔۔۔زین نے کھانا دیکھ کر کہا

نہیں حلیم ہے------ حلیمہ نے طنز کرتے ہوئے کہا------

زین نے خاموش رہنے میں عافیت جانی------

****

زین پچھلے چار دنوں سے جب کھانا کھانے بیٹھتا کبھی دلیا یا تو کھچڑی ہوتی-----

یہ کیا تم پچھلے چار دن سے مجھے مریضوں والا کھانا دے رہی ہو آج زین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تھا----

ہاہاہاہاہا مسٹر زین شاہ یہ آپ کی اس بات جواب ہے جو اپنے اس دن کہی۔۔۔۔۔۔یاد آیا۔۔۔۔۔۔جب زین کو یاد نہ آیا تو حلیمہ نے کہا۔۔۔

میں یاد دلاتی ہوں۔۔۔۔۔اپنے کہا تھا کے کہیں تم اس بات پہ عمل تو نہیں کر رہی کے مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کے جاتا ہے۔۔۔۔حلیمہ نے زین کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

تم۔۔۔۔اف ۔۔۔زین تپ کے اپنے روم میں چلا گیا

حلیمہ بیڈ پہ کتابیں پھیلائے پڑھ رہی تھی۔۔۔آج شاہ کی اوف تھی وہ گھر میں تھا۔۔۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی------اور شاہ اندر آیا-----

اہو---کل کی جنگ کے لئے تیاری ہو رہی ہے-----شاہ نے کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا---

میرے لئے یہ پیپر کسی جنگ سے کام نہیں ہیں ڈاکٹر زین----حلیمہ نے کاپی پہ لکھتے ہوئے کہا-----

ہم---پچھلے پندرہ دن سے دیکھ رہا ہوں یہ تیاری ذرا لاؤ میں بھی دیکھوں کے کتنے پانی میں ہو تم زین حلیمہ ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گیا

اب وہ کسی ٹیچر کی طرح حلیمہ سے سوال کر رہا تھا جس کا حلیمہ تقریباً سہی جواب دے رہی تھی

اتنا تو یاد ہے کے پیپر کرلو گی---- تم شاہ نے کاپی رکھتے ہوئے کہا

شکر!!!!بس اب نہیں پڑھا جا رہا مجھسے حلیمہ کتابیں سمیٹ کے اٹھ گئی

اچھا یاد ہے نا آپ نے مجھے کل کالج چھوڑنا بھی ہے لینے بھی آنا ہے----- حلیمہ نے شاہ کو یاد دلایا جو بیڈ پہ بیٹھا حلیمہ کو دیکھ رہا تھا----

کیا دیکھ رہیں ہے کچھ بول رہی ہوں میں حلیمہ زین کے پاس آئی------

زین ہوش کی دنیا میں واپس آیا---ہاں --ہاں یاد ہے------زین نے کہہ کر روم سے باہر چلا-----

****

آج حلیمہ کا آخری پیپر تھا---زین اس لینے آیا تھا---

شکر ختم ہوگے پیپر اب آرام سے ناول پڑھوں گی--- حلیمہ نے جوش سے کہا---

اوو۔۔۔بی بی نہ پڑھا کرو اتنی ناول ویلے ہی عقل کم ہے اور کم ہو جائے گی۔۔زین نے ڈرائیونگ کرتے کہا۔۔۔۔۔

اب تو چپ ہی رہا کریں۔۔۔ حلیمہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا سنو شوپنگ پہ چلیں۔۔ زین نے کہا۔۔۔

شوپنگ پہ خیریت ایک منتھ بارہ دن میں پہلے دفع اوفر

ہاں سوچا بچی پیپر سے تھک گئی ہے تھوڑی شاپنگ ہو جائے۔۔۔۔شاہ نے بڑے ہی پیارے انداز میں کہا جس پہ حلیمہ کو ہسی آنے لگی

اب ہس کیوں رہی ہو چلنا ہے بولو پھر ڈنر بھی باہر۔۔۔۔

آج تو بڑا اچھا موڈ ہے چلیں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔حلیمہ نے مسکرا کے جواب دیا

****

حلیمہ اپنے کپڑے کم۔ زین کے لئے شاپنگ زیادہ کر رہی تھی دونوں کاؤنٹر پہ بیل کے لئے کھڑے تھے حلیمہ کے آگے کوئی کالے شلوار قمیز میں شانو تک بال کھلوئے پچھلے دس میں۔ سے موجود تھا۔۔۔۔ حلیمہ سے اور انتظار نہ ہوا

باجی تھوڑی جلدی کر لیں حلیمہ نے تھوڑی تیز آواز میں کہا آگے موجود شخص پیچھے موڑا تو حلیمہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔۔۔

یہ تو باجی نہیں بجا۔۔۔۔ نہیں میرا مطلب بھائی ہیں حلیمہ سے معصومیت سے زین کو دیکھتے ہوئے کہا

زین اپنی ہسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا

بندے نے کچھ کہا تو نہیں بس گھورتا ہوا حلیمہ کو چلا گیا

ہاہاہاہاہاہاہا حد ہے حلیمہ زین نے ہستے ہوئے کہا

کیا حد ہے ایسے عورتوں کی طرح کون بال رکھتا عجیب حلیمہ بول کے آگے بڑھ گئی بیل کے لئے

شوپنگ سے فرق ہو کر دونوں نے ڈنر کیا اور گھر آے-----

زین علی سے ملنے چلا گیا تھا جب وہ رات میں آیا تو دیکھا حلیمہ ہاتھ میں پوپ کورن لئے اپنے روم میں جا رہی تھی----

زین نے حلیمہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا-----

میں مووی دیکھوں گی آج تو لیٹ نائٹ آپکا بھی اوف ہے کل---- حلیمہ کہہ کر روم میں چلی گئی زین حلیمہ کے پیچھے پیچھے روم میں آیا تو موحترما نے پوری تیاری کی ہوئی تھی لائٹس اوف کر کے پوپ کورن لئے بیڈ پہ بیٹھی تھی مووی سٹارٹ ہو رہی زین بھی حلیمہ کے ساتھ آکر بیٹھ گیا

یہ میرا لیپ ٹاپ کس سے پوچھ کے لئے---- زین نے حلیمہ سے پوچھا

خود سے پوچھ کے آپ لڑنا مت شروع کردے گا ---دیکھنے دیں مجھے---- حلیمہ نے کہہ کے مووی لگا دی-----

دونو بلکول مصروف تھے مووی دیکھنے میں اچانک سے کس سین آگیا جس پہ حلیمہ نے بوکلا کر لیپ ٹاپ پہ پاس رکھا بیلنکٹ ڈال دیا----

جس پہ زین نے حلیمہ کو گھورا ------آپ کو دیکھنا تھا کیا--- حلیمہ نے کہا

یہ تم آگے بھی بڑھا سکتی تھی------زین نے لیپ ٹاپ سے بیلینکٹ ہٹا کر کہہ---

دونوں پھر سے مصروف ہوگے مووی دیکھنے میں حلیمہ نے مووی دیکھتے دیکھتے اپنا سر شاہ کے کندھے پہ رکھ لیا۔۔۔۔

مووی ختم ہونے سے پہلے ہی حلیمہ شاہ کے کندھے پہ سر رکھے رکھے سو گئی۔۔۔۔۔

شاہ کو بھی نیند آرہی تھی شاہ نے لیپ ٹاپ اوف کر کے سائیڈ پہ رکھا حلیمہ کو لیٹایا زین اٹھ کے جانے لگا تو حلیمہ نے نیند میں اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔

زین نے حلیمہ باغور دیکھا جو بے خبر سو رہی تھی-----زین حلیمہ سے تھوڑے فاصلے پہ لیٹ گیا اور حلیمہ کو دیکھتے دیکھتے سو گیا

****

حلیمہ کی آنکھ کھولی تو شاہ اسکی بلکول نظروں کے سامنے تھا اور شاہ ایک ایک ہاتھ حلیمہ کی کمر پہ تھا---

یہ یہی سو گئے----توبہ کیا کرتی ہوں میں بھی اگر یہ ایسی میرے قریب آتے رہے تو میں پکا جذباتوں میں بہہ جاؤنگی---- حلیمہ انگلیاں دانتوں سے دبلے سوچ رہی تھی----

پھر زین کی طرف دیکھا تھوڑی اسکے چہرے کے قریب ہوئی----

ہائے۔---کتنے معصوم لگ رہے ہیں سوتے ہوئے قسم سے کتنا درد ہے اس چہرے کے پیچھے-----نہ جانے کس اذیت سے گزرایں ہیں حلیمہ دل ہی دل میں خود سے کہہ رہی تھی------

تبھی زین نے کروٹ بدلی حلیمہ فوراً پیچھے ہوئی اور بیڈ سے اتر گئی---

حلیمہ فریش ہوکر واشروم سے نکلی تبھی زین کی فون پہ کال آنے لگی زین کی نیند خراب نہ ہو جائے اسلئے حلیمہ فون لے کر باہر آگئی-----

ہیلو کون ؟

حلیمہ میری بہن------دعا کی آواز آئی دوسری جانب سے---

دعا آپی آپ----کیوں کیا ہے اپنے کال میرے شوہر کے نمبر پہ حلیمہ نے سختی سے کہا----

حلیمہ میں بہن ہوں تمہاری اور یہ ریپسٹ کب سے تمہارا شوہر ہوگیا دعا نے نفرت سے کہا

آپی پلز تمیز سے میں بھن نہیں ہوں آپ کی اور مجھے سب پتا ہے اور آئندہ میرے شوہر کے لئے کوئی ایسا لفظ استعمال مت کیے گا------- حلیمہ نے کہا کر کال کٹ کردی

حلیمہ جیسی موڑی تو پیچھے زین کھڑا تھا------ حلیمہ زین کو دیکھ کر چونک گئی----

کس کی کال تھی---؟ زین نارمل لہجے میں کہا

وہ رانگ نمبر تھا--- حلیمہ نے زین کو موبائل دیتے ہوئے کہا---

آپ فریش ہوں میں ناشتہ بناتی ہوں۔۔۔۔۔۔ حلیمہ کہہ کر کچن میں چلی گئی اور زین فریش ہونے چلا گیا

****

حلیمہ پانی پی رہی تھی زین بنا شرٹ کے ٹاول سے بالوں کو خشک کرتا باہر نکلا زین کو دیکھ کر شاک کی وجہ سے حلیمہ کے منہ سے سارا پانی باہر گرا۔۔۔

ارے کیا ہوا۔۔۔۔ زین قریب آیا۔۔۔۔ زین نے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن حلیمہ نے ہاتھ کے اشارے سے دور رہنے کو کہا اور بھاگتی ہوئی روم میں چلی گئی

----حد ہے حلیمہ اپنے ہی شوہر کو ایسی نظر سے کون دیکھتا ہے---استغفراللہ معاف کرنا اوپر والے-----حلیمہ اپنا ہولیا ٹھیک کر کے باہر آئی تو زین نے شرٹ پھن لی تھی

آپ کو ذرا شرم نہیں ایک لڑکی بھی گھر میں رہتی ہے اگر یاد ہو تو حد ہے----حلیمہ نے ناشتے کا سامان ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا

فلموں میں تو بڑے آرام سے دیکھ لیتی ہو اور ابھی اپنے ہی شوہر کو دیکھ کر کھاسی لگ گئی----زین نے بھی ٹیکا کے جواب دیا

آپ کو دیکھ کر کیوں کھاسی گے گی آپ کون سا ٹوم کروس ہیں----

چپ سے ناشتہ کرو۔۔۔۔۔زین نے تپ کے کہا

****

شام کا وقت تھا زین حلیمہ کے ساتھ گھر کا قریب پارک میں موجود تھا۔۔ حلیمہ اپنی عادت سے مجبور جھول جھولنے گئی ہوئی تھی زین کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا تبھی دور سے حلیمہ کی آواز آئی جو دوڑتے ہوئے اسی کے جانب آرہی تھی۔۔۔۔ حلیمہ زین زین چیخ رہی تھی کیوں حلیمہ کے پیچھے ایک کتا لگا تھا اور اسکے پیچھے اس کتے کی اونر تھی۔۔۔۔

زین-------!!!!!!زین-------حلیمہ تیزی سے آکر شاہ کے گلے لگی شاہ کی شرٹ کو مظبوط سے پکڑلیا

شاہ بچا لیں-----حلیمہ نے شاہ کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے کہا

کتا اور قریب آتا لیڈی نے اسکو پکڑ لیا

حلیمہ ٹھیک ہو تم شاہ نے حلیمہ کے چہرے کو ہاتھوں میں لیا---

قسم سے آج تو لگا ملکوت موت پیچھے تھی---

حد ہے ویلے بڑی ہو جاؤ حلیمہ-----زین نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا

اب میری کیا غلطی-----حلیمہ نے معصومیت سے کہا----

شاہ نے حلیمہ کو گلے لگیا-----کچھ نہیں چھوڑو تم ٹھیک ہو بس کافی ہے------ایک پل کے لئے شاہ بھی ڈر گیا تھا

اب چلو گھر ایمرجنسی ہیں ہسپتال میں کہیں بڑا ایکسیڈنٹ ہوا ہے کافی لوگ زخمی ہیں------شاہ نے حلیمہ کو خود سے الگ کر کے کہا

واپسی کب ہوگی ؟

رات تک۔۔زین نے مسکرا کر کہا

حلیمہ بار بار گھڑی کے جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اللہ

بارہ بج چکے ہیں اب تک کیوں نہیں آے۔۔۔۔۔حلیمہ زین کے انتظار میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔۔۔۔۔۔میرے موبائل سے سم بھی لے لی ہے کیسے کرو کال۔۔۔۔۔۔ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کے اچانک لائٹ چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

یہ لائٹ کیوں چلی گئی۔۔۔۔۔۔اب ڈر کے مارے حلیمہ کو رونا آرہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک باہر سے بلیوں کے لڑنے کی آواز آنا شروع ہوگی حلیمہ دوڑتے ہوئے روم میں گئی اور دروازہ بند کرلیا------

حلیمہ اب رو رہی تھی شاہ جلدی آجائیں-------تھوڑی دیر ہی گزری تھی کے روم کا دروازہ کھولنے کی آواز آئی----حلیمہ نے ہلکی سی آنکھ کھول کر دیکھا تو کوئی کھڑا تھا جیسے دیکھ کر حلیمہ زور زور سے چیخنے لگی------

آآآآآآآآآآآآآآ-------------- حلیمہ آنکھیں بند کر کے بیڈ پہ اچھل رہی تھی------

حلیمہ----حلیمہ--- میں ہوں زین-----زین نے حلیمہ کو کندھے سے ہلیا----حلیمہ بیڈ پہ کھڑی تھی اور زین فرش پہ

زین کی آواز سنتے ہی حلیمہ بے اختیار گلے لگ گئی---وہ اب ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی

مجھے اتنا ڈر لگ رہا تھا----آپ---آپ---کہاں رہے گئے تھے----زین--------

حلیمہ میں آگیا ہوں نہ اب بس چپ ہو جاؤ۔۔۔۔۔دیکھو آگیا ہوں۔۔ زین کا ایک ہاتھ حلیمہ کی کمر کے گرد تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ حلیمہ کے بالوں کو سہلا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا مجھے ٹارچ اون کرنے دو۔۔۔۔۔زین نے حلیمہ کو بیٹھایا اور موبائل کا ٹارچ اون کر سائیڈ پہ رکھا۔۔۔۔۔

زین حلیمہ کے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔۔ حلیمہ نے اپنا منہ زین کے سینے میں چھوپا لیا۔۔۔اور زین کے شرٹ کو مظبوط سے پکڑ لیا

حلیمہ ویلسے تو ٹھیک تم میرے سامنے شیرنی بنی پھیرتی ہو اب کیا ہوا------زین نے حلیمہ کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کر لئے-----اب حلیمہ زین کے حصارے میں تھی

شیرنی کو بھی اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا----اسلئے ڈر گئی تھی----حلیمہ نے معصومیت سے کہا

اچھا چلو بس میں پاس ہوں اب------زین کو حلیمہ کی قربت اچھی لگ رہی تھی------

آپ کا دل اتنی تیزی سے کیوں دھڑک رہا ہے-- حلیمہ کو زین کی دھڑکنوں کا احساس ہوا

وہ تو مجھے بھی نہیں پتا زین نے مسکرا کے کہا--

تھوڑی دیر بعد حلیمہ ویسی ہی سو گئی------زین بھی سیدھا ہو کر لیٹ گیا------

حلیمہ کا سر زین کے سینے پہ تھا اور ہاتھ زین کی کمر پہ زین کے بہت قریب تھی

زین با غور حلیمہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔لڑکی بلکول اندازہ نہیں ہے کے اتنے قریب آکر تم میری دنیا زیر زبر کردیتی ہو ۔۔۔۔۔۔

اب اسکی نظر حلیمہ کے ہونٹوں پہ تھی دل گستاخی کی ضد کر رہا تھا لیکن زین نے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

****

زین کی آنکھ تو صبح کے چار بج رہے تھے ۔۔۔۔۔۔ حلیمہ بلکول زین کے قریب تھی اتنی کے اسکی سانسیں تک اسے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

زین نے حلیمہ کو احتیاط سے دور کیا۔۔۔۔۔ اس ٹھیک نے بیلنکٹ اڑھا کر اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

حلیمہ کی آنکھ کافی دیر سے کھولی وہ بوکلا کر اٹھی ٹائم دیکھا تو دس بج رہے تھے

شاہ چلے گئے ہونگے۔۔۔ناشتہ بھی نہیں کیا ہوگا۔۔۔ حلیمہ کو فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

حلیمہ نے فریش ہو کر سارے کام کیے اپنے۔۔۔۔کام سے فرق ہو کر وہ باتھ لینے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

شاہ گھر میں آیا تو سیدھا حلیمہ کے روم میں گیا روم میں داخل ہوتے ہی اس واشروم سے حلیمہ کی آواز آئی-----

نچوں میں آج چھم چھم چھم چھم---حلیمہ بے فکر گانا گانے میں مصروف تھی

ناچتے ناچتے گر نہ جانا زین ہستے ہوئے کہا------

آپ آگئے----تھوڑی دیر ویٹ کریں میں آئی حلیمہ نے اندر سے آواز لگائی-----

حلیمہ باتھ لے کر روم سے باہر آئی تو شاہ نیوز دیکھ رہا تھا----

کھانا لگاؤں۔۔۔۔ حلیمہ نے کہا

نہیں صرف اچھی سی چائے پی لا دو زین نے۔۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

حلیمہ زین اور اپنی چائے لے کر زین کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

****

بس رات تک انتظار کرو۔۔۔۔ جیسے ہی زین گھر سے نکلے تم لوگ اندر چلے جانا.۔۔۔دعا کسی کو فون پہ ہدایت دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اب تم دیکھو زین شاہ کیا کرتی ہوں میں.-

****

زین کرکٹ دیکھ رہا تھا----حلیمہ منتیں کر رہی تھی

زین اچھے نا پیلز دیکھنے دیں ---- میرے پاس تم ہو------

نہیں مطلب نہیں-----زین نے صاف انکار کیا---

شاہ پلز نہ لگا دیں------حلیمہ نے پھر التجا کی------

ایک شرط پہ۔۔۔۔۔زین نے کہا

وہ کیا ؟

ہمممم۔۔۔۔۔شرط چھوڑو۔۔۔۔میری ایک بات مانو گی اور اس بات کے لئے تم منع نہیں کروگی

وہ کیا۔ ؟

پہلے وعدہ کرو مانو گی زین ہاتھ آگے آگے بڑھایا۔۔۔۔۔۔

وعدہ---- حلیمہ نے زین کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا----

گڈ یہ لو ریموٹ-----زین حلیمہ کو ریموٹ دے کر اٹھ گیا----

ارے----بات تو بتائیں--- حلیمہ زین کو اٹھتا دیکھ کر کہا----

وہ سہی وقت آنے پہ بتاؤنگا-----ابھی میں علی سے ملنے جا رہا ہوں ٹھیک ہے جیسا چھوڑ کرجا جا رہا ہوں ویسی ہی ملوں-----زین پیار سے حلیمہ کے سر پہ ہاتھ رکھا اور کار کیی اٹھاتا چلا گیا----

خیریت تو ہے نظرین کچھ بدلی بدلی ہیں انکی حلیمہ کو کچھ شک ہو رہا تھا-----

****

واہ---بھائی کیا بات ہے تو تو بڑا خوش لگ رہا ہے علی نے زین کے چہرے پہ آئی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاہا---بس پتا نہیں خود ہی خوش ہوں---زین نے کافی کی سیپ لیتے ہوئے کہا

بیٹا مان لے حلیمہ کا اثر ہے--علی نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہو سکتا ہے----زین بلش کررہا تھا----

بیٹا مان لے علی نے زین کا کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اچھا میں چلتا ہوں حلیمہ اکیلی ہوگی زین نے کیس اٹھائی علی کو خدا حافظ کہتا گھر کے نکل گیا

زین گھر پوھچا تو مین گیٹ کھولا تھا زین نے پورا گھر دیکھ لیا حلیمہ۔ کہیں نہیں تھی----

زین سر پکڑ کے صوفے پہ بیٹھ گیا

کہاں چلی گئی تم----زین کی نظر تبھی صوفے پہ رکھے نوٹ پہ گئی

یہ کیسے ہو سکھتا تم ایلے کیسے جا سکتی ہے زین کی آنکھوں میں آنسوں تھے

زین کو کچھ یاد آیا جس پہ اسنے دوبارہ نوٹ دیکھا---- یہ رائٹنگ حلیمہ۔ کی نہیں ہے میں نے دیکھی ہے رائٹنگ اسکی----- زین کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا

یہ تو دعا کی----- زین نے علی کو فون کیا اور اس کو ساری بتا دی-----

علی تو حلیمہ کے گھر پوہچ میں بھی آرہا ہوں یہ دعا زندہ نہیں بچے گی اگر کچھ بھی ہوا نہ حلیمہ کو میں جان لے لونگا دعا کی-------

****

حلیمہ کی آنکھ کھولی تو وہ کرسی پہ بندھی ہوئے تھی----اور وہ کسی پرانی سی جگہ پہ تھی حلیمہ کو ایک ملٹے میں یاد آیا سب کے وہ تو شاہ کا انتظار کر رہی تھی تبھی دستک ہوئی اس نے شاہ سمجھ کر گیٹ کھولا اور پھر کسی نے اسکے منہ پہ کچھ رکھا ---

میں کہاں ہوں ؟ زین -----زین ---- حلیمہ چیخ رہی تھی

اٹھ گئی تم ----سامنے سے دعا آئی-----

آپی آپ کھولیں مجھے۔۔۔۔ حلیمہ نے روتے ہوئے کہا

چپ بلکول۔۔۔دعا نے ایک زور سے تھپڑ حلیمہ کے چہرے پہ مارا۔۔۔۔۔

آپی؟ ________حلیمہ کو یقین نہیں آرہا تھا

دعا نہ زور سے حلیمہ کو جبڑوں کو پکڑا۔۔۔تکلیف کی وجہ حلیمہ مچل رہی تھی۔۔۔۔

بہت شوق ہے نہ زین شاہ کے ساتھ رہنے کا ہیں۔۔۔۔۔بہت مزہ آتا ہے اسکے ساتھ بستر پہ سونے میں۔۔۔دعا بہت بے ہودہ بتائیں کر رہی تھی

آپی بکواس مت کریں حلیمہ سے بردا شت نہیں ہوا

کیوں اچھا نہیں لگ رہا-----دعا نے پھر ایک تھپڑ حلیمہ کو مارا جس کی وجہ اسکے ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا

صدیقی صاحب ابھی آرام کرنے لیٹے ہی تھے کے باہر سے شور کی آوازیں آنے لگی-----

آمنہ یہ شور کیسا-----

چلیں دیکھتے ہیں ہیں۔۔۔۔دونوں باہر آ ۓ تو زین گیٹ پہ گارڈ سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ تو ڈاکٹر ہے یہ یہاں کیا کر رہیں آمنہ زین کو پہچان گئ تھی

کیا ہوگیا۔۔۔۔؟ کون ہیں یہ۔۔۔۔صدیقی صاحب نے گارڈ سے کہا

میں حلیمہ کا شوہر ہوں زین نے آگے بڑھ کر جواب دیا

کیا تم۔۔۔۔یہاں کیا کر رہے ہو اور حلیمہ کہاں ہے صدیقی صاحب زین کو دیکھتے ہی غصہ میں آگئے

وہی میں بھی آپ سے پوچھنے آیا ہوں میری بیوی کہاں ہے---زین شدید غصہ میں تھا

زین آرام سے علی نے کہا

کیا مطلب تمہارا میری بیٹی کو تم لے کر گئے تھے میں نے مہینوں سے اس کو دیکھا ہی نہیں ہے------صدیقی صاحب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا زین حلیمہ کو یہاں کیوں ڈھونڈنے آیا ہے

آپ لوگ اندر چلیں ایسے باہر تماشا نہ کریں ۔۔۔ آمنہ کے کہنے پہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے

آپ مجھے یہ بتائیں دعا کہا ہے ۔۔۔۔ زین کی آنکھیں غصہ کی وجہ سے لال ہوگئی تھی

مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے ۔۔۔۔۔ ابھی مجھے یہ بتاؤ میری بچی کہاں ہے آمنہ حلیمہ کی فکر میں رو رہیں تھی

آپ کی دعا اوسے میرے گھر سے ۔۔۔۔ کڈنیپ کر کے لالیے گئی ہے مجھے تو سمجھ نہیں آرہا اپنی بھن کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے ۔۔۔۔۔۔ زین کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے

.اپنی بھن نہیں ہے اسکی وہ صدیقی صاحب سے کھوے کھوے لہجے میں کہا۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔زین اچانک چونکا۔

حلیمہ میری بیٹی نہیں ہے وہ میری سگی اولاد نہیں ہے لیکن میرے لئے پھر بھی سب کچھ ہے میرا وہ صدیقی صاحب نے چیخ کر کہا اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے۔۔۔۔

تو پھر حلیمہ کس کی بیٹی ہے ؟ زین نے حیرت سے پوچھا

حلیمہ آج سے تین سال پہلے آئی تھی وہ میرے دوست علیم کی بیٹی ہے اسکے سارے گھر والوں کو اس سمیت اسکی آنکھوں کے سامنے مرا تھا صدیقی صاحب نے ساری داستان شاہ اور علی کو سنا دی کس طرح حلیمہ کی جان بچی اور وہ اس کس طرح عائشہ کی لاش جلی ہوئی ملی۔۔۔۔گرنے کی وجہ سے سر پہ چھوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے اس کی یادداشت چلی گئی ہے جب اسنے آنکھیں کھولی ہمیں ہی ماں باپ کے روپ میں پایا۔۔۔۔صدیقی صاحب کہہ کے خاموش ہوگے

بیٹا میری بچی کو تلاش کرو۔۔۔آمنہ نے روتے ہوئے کہا

انٹی پریشان نہ ہوں مل جائے گی۔ .علی نے آگے بڑھ کر آمنہ کو حوصلہ دیا

زین بے جان قدموں سے چلتا باہر آیا۔۔۔۔اسکے ذہن میں ہر چیز کسی فلم کی طرح چل رہی تھی زین کو سب سمجھ آگیا تھا کے حلیمہ عائشہ کی چھوٹی بھن تھی جس کا اکثر عائشہ ذکر کرتی تھی زین کو اس دن والا لمحہ یاد آیا جب حلیمہ بیٹھی پڑھ رہی تھی دوپٹہ گلے سے ہٹا ہوا تھا زین کی نظر حلیمہ کے دل کے اوپر نشان پہ گئی جس کے پوچھنے پہ حلیمہ نے کہا تھا کے ماما نے بتایا تھا بچپن میں لگی تھی لیکن کو وہ نشان زین کو بچپن کا نہیں لگا تھا

علی زین کو پیچھے پیچھے آوازیں دیتا آرہا تھا لیکن زین کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا

زین۔۔۔زین علی نے زین کے کو کندھوں سے ہلیا۔۔۔۔۔

علی کہہ دے سب جھوٹ ہے حلیمہ عائشہ کی بھن نہیں ہے کہہ دے

علی-----زین ہاتھوں میں منہ چھوپائے روتا زمین میں بیٹھ گیا

زین حوصلہ کر میرے بھائ----علی نے زین کو گلے لگا لیا-----

علی میں نے اپنا بدلہ لینے کے لئے عائشہ----عائشہ کی بھن کو زندگی میں شامل کیا----علی میں----میں عائشہ کو نہیں بچا سکا لیکن میں خود مر جاؤں گا حلیمہ کو کچھ نہیں ہونے دونگا----زین حلیمہ کے لئے اٹھا

شاباش چل حلیمہ تیرا انتظار کر رہی ہے زین------

علی اور زین پولیس تھانے کے جانب چل پڑے-----

****

حلیمہ درد کی وجہ سے بیہوش ہو چکی تھی ہوش آیا تو کان میں اذانوں کی آوازیں آرہی تھی

میرے مالک مجھے بچا لینا اس اندھیرے سے اسی طرح جیسے تونے یوسف کو بچایا تھا اندھے کنویں سے----میری عزت کی حفاظت کرنا----میرے زین کو یہاں بھیج دے------ حلیمہ اپنے رب سے دعا کر رہی تھی

ارے اٹھ گئی نازک حسینا۔۔۔ عاصم نے حلیمہ کے گالوں کو ٹچ کر کے کہا

حلیمہ عاصم کو دیکھتے ہی پہچان گئی تھی یہ وہی انسان تھا جس کے ساتھ دعا کو اس نے گھر آتے جاتے دیکھا تھا

دور کرو مجھسے اپنے یہ ناپاک ہاتھ۔۔۔۔۔ حلیمہ نے غصہ سے کہا۔۔۔

کیوں صرف اپنے شوہر کو دیتی ہو چھونے آج مجھے بھی موقع دو۔۔۔ یہ کہہ کر عاصم اپنی حواس بھری نظروں کے ساتھ حلیمہ پی جھکا لیکن حلیمہ نے سر مر کر عاصم۔ کو پیچھے دھکا دیا۔۔۔۔

بہت زیادہ جان ہے نہ رک تیری بھن نہیں ہے موقع اچھا ابھی نکلتا ہوں تیری ساری جان یہ کہتے ہی عاصم۔ نے حلیمہ کا دوپٹہ اسکے گلے سے دور کیا

حلیمہ دل دل میں دعا کر رہی تھی عاصم اور کوئی بیہودہ حرکت کرتا اس سے پہلے ہی باہر سے فائر کی آواز آیی-----

عاصم چونک کے پیچھے ہوا لمحہ باہر میں پولیس اندر آگئی-----پولیس کو دیکھتے ہی عاصم نے دوڑ لگا دی

زین کی نظر سب سے پہلے حلیمہ پہ گئی جو کے ڈر کی وجہ سے بیہوش تھی

زین بھگتے ہوئے حلیمہ کے پاس گیا اور اسکے بے ہوش وجود کو باہوں میں لے لیا

حلیمہ میری جان دیکھو شاہ آگیا ہے تمہارا اٹھو-----زین حلیمہ کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

ڈاکٹر زین آپ کو انھیں ہسپتال لے کر جانا چاہیے---اسی۔پی نے کہا وہ علی کے بھنوئی تھے جی کی وجہ سے ساری کروائی جلدی ہوئی تھی

****

حلیمہ کی آنکھ کھولی تو خود کو ہسپتال کے بستر پہ پایا ساتھ آمنہ بیٹھی ہوئی تھی اور قریب ہی صدیقی صاحب بھی تھے----

حلیمہ میری بچی--آمنہ نے حلیمہ کے سر پہ ہاتھ رکھا

ماما---------بابا-------

میری جان---صدیقی صاحب حلیم کے پاس آے تو حلیمہ جھٹ کے گلے لگ گئی

بابا میں نے آپ کو بہت یاد کیا---- حلیمہ رو رہی تھی

بابا کی جان میں بھی بہت یاد کیا اپنی جان کو۔۔۔۔۔۔بابا بیٹی کا لاڈ پیار چلتا رہا حلیمہ کو زین یاد آیا

ماما شاہ کہاں ہیں۔۔۔۔۔ حلیمہ نے آمنہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

بیٹا تمھیں وہی بچا کر لیا تھا ابھی یہاں نہیں ہے وہ کام سے گیا ہے کہیں

****

زین بلکول ساکن بے جان سا عائشہ اور اقبال صاحب کی قبر کے درمیان بیٹھا تھا

بابا۔۔۔عائشہ۔۔۔۔۔زین نے دونوں قبروں کو باری باری چھوا میں بہت تھک گیا ہو اس زندگی سے مجھے یہ نہ جینے دیتی ہے نہ مرنے۔۔۔۔۔۔ایسا لگتا ہے خوشی میرے در کا پتا بھول گئی ہے۔۔۔۔۔جب زندگی میں لگتا ہے خوشی ہے تبھی اچانک سب ختم ہو جاتا ہے۔۔۔۔مجھے معاف کردینا عائشہ مجھے نہیں پتا تھا حلیمہ تمہاری بھن ہے میری وجہ سے دعا نے اسکے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔۔زین کہہ رہا تھا اور اسکی آنکھوں سے سب آنسوں گر رہے تھے۔۔۔بابا بولے نہ اللہ کو کے مجھے یا تو اس زندگی کو بنا دے یا تو ختم کردے۔۔۔میرے پاس اب گوانے کو کھونے کو کچھ نہیں میں تنہا ہو ٹوٹا ہوا ہوں۔۔۔

****

حلیمہ کب سے انتظار کر رہی تھی ایک بجے گئے تھے لیکن زین نہیں آیا تھا۔۔۔۔ حلیمہ کی آنکھ لگ گئی تھی

زین روم کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو اندھیرا تھا زین نے روم لاک کیا بیڈ پہ دیکھا تو حلیمہ سو رہی تھی۔۔۔۔زین حلیمہ کے پاس گیا اوسے باغور دیکھنے لگا تھوڑی دیر دیکھنے کے بعد زین جانے کے لئے موڑ تو حلیمہ نے زین کا ہاتھ تھام لیا

آپ نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی۔۔۔۔۔۔

ارے تم اٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔زین آنسوں صاف کرتے ہوئے زبردستی مسکرا کر کہا

زین کی آواز سے حلیمہ کو پتا چل گیا کے زین رویا ہے حلیمہ نے بیڈ کے پاس والی لائٹ ان کی اور اٹھ کے بیٹھ گئی زین کا ہاتھ پکڑ کے اس ساتھ بیٹھایا

آپ رو کیوں رہے ہیں۔۔۔ حلیمہ نے زین کا ہاتھ ہاتھوں میں لے کر کہا

زین کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔۔۔۔ نہیں میں تو نہیں رو رہا دیکھو حس رہا ہوں زین اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے درد ضابط کرتے ہوئے درد بھری مسکرا ہٹ سے کہا

شاہ۔۔۔۔آپ کو جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا حلیمہ نے زین کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما اور اپنے انگوٹھے سے اسکے آنسوں صاف کیے

زین کا ضبط ٹوٹ گیا۔۔۔۔اور اچانک حلیمہ کے گال لگیا اس مظبوط سے پکڑ لیا اور ہچکیوں کے ساتھ رو رہا تھا

شاہ۔۔۔نہ رویں۔۔۔ حلیمہ بھی رونے شروع ہوگئ ۔۔۔۔شاہ کے بالوں کو سہلا تے ہوئے کہا

حلیمہ میں مر رہا ہوں اندر سے ہر لمحہ۔۔۔ہر روز۔۔۔۔۔میرے اندر درد کا طوفان ہے یہ زندگی مجھے جہنم لگتی ہے زین نے حلیمہ سے الگ ہو کر حلیمہ لا ہاتھ تھام کر کہا

شاہ بتائیں مجھے کیا ہوا-----

حلیمہ میں نے اپنی زندگی میں ان لوگوں کو کھویا ہے جنھیں میں کھونے سے میں سب سے زیادہ ڈرتا تھا-----میری---میری----یہ روح درد سہہ سہہ کر زخمی ہوگئی ہے----میری زندگی میں خوشی نے آنا چاہا درد نے اس آنے نہیں دیا-------شاہ اپنے اندر کا درد حلیمہ کو بتا رہا تھا حلیم خاموشی سے اسے سن رہی تھی

پہلے پیدا ہوتے ہی ماں چلی گئی----ماں نام کی شے کیا ہے مجھے پتا ہی نہیں چلا کبھی----میرے بابا نے میری وجہ سے شادی نہیں کیا میری پرورش انکی جوانی کھا گئی----میری پڑھائی کے لئے میرے بابا نے سب قربان کردیا----میں نے اس وقت اپنے باپ کے ساتھ فاقوں میں دن کاٹے ڈاکٹر بن گیا جب عائشہ زندگی میں

آئی لگا سب سیٹ ہے اب اب میں اپنے بابا کو انکی محنت کا کچھ رزلٹ دے سکتا ہوں تبھی دعا نئی آزمائش بن کر آئی دعا کی آگ میرا سب کچھ کھا گئی۔۔۔۔اور کچھ دنوں پہلے مجھے پتا چلتا ہے کے میں باپ بنے والا تھا دعا کی آگ کی زرد میں میرا بچہ بھی چلا گیا۔۔۔۔۔۔اور جب تم آئی زندگی میں تو پھر سے ایک کرن ملی لیکن میری وجہ سے دعا نے تمھیں نشانہ بنایا۔۔۔۔۔۔۔آج زین نے اپنے اندر موجود درد کو بیان کردیا تھا

حلیمہ کا دل کٹ رہا تھا زین کے درد پہ۔۔کون کہتا ہے مرد روتا نہیں ہے یا مرد کو درد نہیں ہوتا آج کوئی حلیمہ سے پوچھے تو چیخ چیخ کر سب کو بتائے

زین خاموش ہوگیا تھا۔۔۔ لیکن آنسوں ابھی بھی جا رہی تھے۔۔۔۔۔زین اٹھ کے جانے لگا حلیمہ بیڈ سے اترے اور زین کے آگے آکر کھڑی ہوگی زین کے درد میں آنکھیں حلیمہ کی بھی رو رہیں تھی

کیا آپی کی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ دیں گے ؟

اگر تم چاہو تو جا سکتی ہو روکوں گا نہیں کیوں کے میں تمھیں اپنی زندگی میں تماری مرضی کے بنا شامل کیا تھا۔۔۔زین کہہ کر آگے بڑھا

اگر میں کہوں کے میں چاہتی ہوں آپ مجھے روکیں۔۔۔اگر میں کہوں کے آپ میری زندگی بن چکے ہیں۔۔۔اگر میں کہوں کے مجھے اس ٹوٹے ہوئے شاہ سے

بے انتہا محبت ہوگئی ہے۔۔۔۔۔تو کیا پھر بھی مجھے نہیں روکیں گے حلیمہ نے آج دل سے اظہار کردیا تھا۔۔۔۔

حلیمہ کے الفاظ سنتے ہی زین کا گیٹ کھولتی ہاتھ روک گیا۔۔۔۔۔۔زین نے گیٹ کھولا اور قدم اٹھایا

زین اگر آپ آج گئے تو یہ حلیمہ مر جائے گی۔۔۔۔۔ حلیمہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین روم سے نکل گیا۔۔۔۔ حلیمہ فرش پہ بیٹھتی چلی گئی حلیمہ کو یقین نہیں آرہا تھا کے شاہ چلا گیا اسکی محبت کو چھوڑ کر

حلیمہ اٹھی بیڈ کے جانب موڑی آنکھوں نے آنسو ں ابھی بھی جاری تھے۔۔۔۔

اچانک دروازہ کھولنا کی آواز آئی حلیمہ موڑ کر دیکھتی اس سے پہلے ایک مظبوط وجود نے حلیمہ کو کمر سے پکڑ لیا

زین۔۔۔۔ حلیمہ نے ہلکی آواز میں کہا۔۔۔۔۔زین نے حلیمہ کے کمر کے گرد اپنے بازو حائل کر لیے ۔۔۔۔اور اپنی ٹھوڑی حلیمہ کے کندھے پر رکھ لی۔۔۔

حلیمہ۔۔۔۔یہ شاہ بھی مار جائے گا تمہارے بنا۔۔۔۔زین نے پیار بھرے لہجے میں کہا آنکھوں نے آنسو بہہ کر حلیمہ کے کندھے پر گر رہے تھے

حلیمہ زین کے ہاتھوں پے اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔۔شاہ۔۔

زین نے حلیمہ کو سیدھے کر کے گلے لگالیا۔۔۔۔زین نے حلیمہ کو اس طرح گلے لگا رکھا تھا جیسے شاید حلیمہ کو لے جائے گا۔۔۔۔

شاہ اگر آپ نے سچ میں مجھے ابھی اپنی گرفت سے آزاد نہ کیا تو شاید میں سچ میں مار جاؤں۔ حلیمہ۔ نے معصومیت سے کہا

زین نے حلیمہ کو آزاد کیا اب دونوں کو ایک دوسرے کا رویا ہوا چہرا دیکھ کر حسی آرہی تھی

شاہ آپ بلکول اچھے نہیں لگ رہے ایسے حلیمہ نے کہا اور ہاتھ سے قریب آنے کو کہا زین جھک کر حلیمہ کے قریب ہوا تو حلیمہ نے اپنے ہونٹ زین کے ہونٹ پہ رکھ دیا۔۔۔۔۔

حلیمہ پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔ تم تو بہت رومانٹک ہو ۔زین نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

زین نے حلیمہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ پہ لیٹا یا۔۔۔۔اور خود بھی ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔۔

زین نے اپنا سر حلیمہ کے سینے پہ رکھا اور ایک ہاتھ حلیمہ کی کمر پہ۔۔۔۔۔

حلیمہ نے ایک ہاتھ زین کے ہاتھ پہ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ زین کے بالوں کو سہلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔خاموشیوں میں دھڑکنیں بول رہی تھی

زین کچھ ہی پل میں سو گیا شاید اتنی اچھی نیند وہ پچھلے تین سالوں سے نہیں سویا ہوگا

****

کیا بکواس کر رہے ہو میں تمہارے حوالے کر کے آئی تھی۔۔۔ تم کہہ رہے اسے لے گئے وہ۔۔۔۔۔دعا عاصم پہ چیخ رہی تھی

مجھے پہ کیوں چیخ رہی ہو تم-----مجھے کیا پتا تھا وہ پولیس پوہچ جائے گی-----عاصم نے دعا کو بازوں سے جکڑ کے کہا-----اور پولیس پاگل کتے طرح مجھے ڈھونڈ رہی ہے

چاٹخ !!!!!!!!تھپڑ کی آواز کمرے میں گونجی ---------پیچھے ہٹو دور رہ کر بات کرو مجھے سے-----دعا نے کہا اور روم سے چلی گئی-----

تجھے تو میں چھوڑو گا دعا-----عاصم نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوے کہا

****

زین کی آنکھ کھولی تو حلیمہ بے خبر سو رہی تھی۔۔۔۔۔۔زین باغور حلیمہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔زین نے ہاتھ آگئے بڑھایا اور حلیمہ کے ہٹوں کو چھوا۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔بہت بتی بات۔۔۔۔حلیمہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

ڈرامہ باز لڑکی اٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

حلیمہ کروٹ بدل کر شاہ سے لیپٹ گئی۔۔۔۔۔اوراپنا چہرہ شاہ کے سینے میں چھوپا لیا۔۔۔۔۔۔

بیٹا بہت زیادہ رومانس سوچ رہا ہے گھر چلو بتاتا ہو۔۔۔۔زین نے شرارتی انداز سے کہا

میں نہیں جانے والی گھر آج بابا مجھے اپنے ساتھ لے کر جائے گے۔۔۔۔حلیمہ اٹھتے ہوے کہا

زین نے حلیمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے پھر لیٹا دیا۔۔۔۔کیا ابھی تو ہاتھ لگی ہو۔۔۔۔زین نے شکوہ کرتے ہوے کہا

مسٹر زین !۔۔۔۔حلیمہ کچھ اور بولتی دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔۔دونوں اٹھ کے بیٹھ گے

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ صدیقی صاحب نے سخت لہجے میں کہا--

انکل----میری بیوی ہے تو میں یہی ہونگا----زین نے پر اطمینان لہجے میں کہا

.بابا میرے شوہر سے ایسے نا بات کریں-- حلیمہ- نے معصومیت سے کہا

ہیں !!!!کیا بات ہے بھئی----آمنہ نے کہا----

زین سب سے اجازت لے کر بہار چلا گیا----

حلیمہ۔۔۔نے ساری باتیں آمنہ اور صدیقی صاحب کو بتا دی جس کو سن کر دونوں کو یقین ہوگیا ہے زین برا نہیں ہے۔۔۔۔

****

آمنہ اورصدیقی صاحب نے زین کی طرف سے اپنا دل صاف کرلیا تھا زین کا دل نہیں تھا لیکن مجبوری میں اس نے حلیمہ کو جانے دے دیا تھا۔۔۔

حلیمہ نہیں جاؤ نا حلیمہ جانے کے لئے ریڈی تھی زین نے اسے پیچھے سے پکڑا ہوا تھا اور ٹھوڑی حلیمہ کی کندھے پہ رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

زین کچھ دن نا------

لیکن میں اکیلے کیا کرونگا گھر میں بتاؤ----زین نے حلیمہ کو اپنے جانب موڑ اپنے سامنے کیا اور دونوں کندھوں سے تھام لیا---

اچھا چلو ٹھیک ہے لیکن کچھ دن اوکے-----زین نے اجازت دے دی

اور ہاں میری بات سنو اکیلے بلکول نہیں جانا کہیں-----ٹھیک دعا اور عاصم ابھی بھی نہیں پکڑے گے ہیں-----احتیاط کرنا زین نے حلیمہ کے بالوں کو سہلاتے ہوے کہا------

.جس کا جواب حلیمہ نے مسکرا کر دیا

****

زین گھر آیا تو گھر خالی تھا اسے حلیمہ کی یاد آرہی تھی----

بیٹا حلیمہ ایک بار واپس آجاؤ پھر بتاتا ہو یہ زین شاہ چیز کیا ہے----شکر ہے مالک تیرا----اب بس مجھے اور کوئی غم نا دینا زین اٹھا اور شکرانے کی نماز ادا کی------اور کافی دیر تک اپر والے سے بتائیں کرتا رہا------

****

حلیمہ نے گھر آتے ہی ہنگامہ مچا رکھا تھا۔۔۔۔۔پہلے جیسے جسے دیکھ کر صدیقی صاحب اور آمنہ خوش تھے۔۔۔۔

حلیمہ کو چار ہی دنوں میں زین کی یاد آنے لگی تھی اسنے جب کے زین سے ایک ہفتے کا کہا۔۔۔۔۔آمنہ اور صدیقی صاحب کے اسرار کے با وجود وہ صدیقی صاحب کے ساتھ گھر آگئی۔۔

زین گھر میں داخل ہوا تو گھر کی کچھ چیزیں بکھری ہوئی نظر آئی۔۔۔۔۔

زین جیسے ہی کچن میں آیا تو اس کی جان نکل گئی

کیوں کے حلیمہ فرش پڑی ہوئی تھی اسکا جسم خون سے لاتھپت تھا اور اردگرد بھی خون تھا۔۔۔۔

زین نے حلیمہ کو باہوں میں اٹھایا۔۔۔۔۔۔ حلیمہ حلیمہ۔۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔زین کی آنکھیں آنسوں سے بھر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ مذاق ہوا۔۔۔۔ حلیمہ نے ایک آنکھ کھول کر ہستے ہوے کہا۔۔۔۔زین نے حلیمہ کو ایک دم چھوڑا وہ زمین پہ دھم سے گری

افففف۔۔۔۔ایسا کون کرتا ہے حلیمہ نے اپنی کمر سہہ لاتے ہوے کہا۔۔۔۔۔ .

اور جو تم نے کیا اسکے بارے میں کیا کہو گی زین نے سختی سے کہا

میں نے تو مزاق کیا تھا۔۔۔۔۔۔ حلیمہ اٹھتے ہوے کہا

اور مجھے ایسا مذاق بلکول نہیں پسند زین نے غصہ سے کہا اور اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

یہ تو ناراض ہو گے۔۔۔۔اب مانا ہو گا کیا یار مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا مذاق۔۔۔۔۔اب حلیمہ خود کو کوس رہی تھی۔۔۔۔

****

زین روم۔ میں بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا تبھی اچانک حلیمہ کی چیخنے کی آواز آئی۔۔۔۔زین دوڑتے ہوے گیا۔۔۔۔۔۔دروازہ کھولا تو موحترما۔۔۔ موبائل پہ غصہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔

یہ منحوس موبائل چل نہیں رہا اتنا سپینس چل رہا تھا پتا لگنے ہی والا تھا موبائل بند ہوگیا۔۔۔۔ حلیمہ نے منہ بنا کرکہا

اچانک حلیمہ کی نظر زین کے ہاتھ میں موجود موبائل پہ گئی۔۔۔۔۔

زین حلیمہ کی نظروں کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔سوچنا بھی نہیں زین کہہ کے جانے کے لئے موڑا۔۔۔۔ حلیمہ آکر زین کے پیروں سے لیپٹ گئی۔۔۔۔

زین دیکھیں میرے دل میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔ حلیمہ نے ایکٹنگ کرتے ہوے کہا

دل سیدھے نہیں الٹے ہاتھ پہ ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھے والے شوہر نا دے دیں۔۔۔۔ حلیمہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے لو۔۔۔مگر یہ مت سمجھنا کے میں تم سے ناراض نہیں ہوں
اب۔۔۔۔ زین کہہ کر روکا نہیں چلا گیا

آپ کو تو منا لونگی میں۔۔۔۔ حلیمہ نے پر اعتماد لہجے میں کہا

دو دن سے حلیمہ شاہ کو منانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن شاہ راضی ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

زین حلیمہ سے بنا بات کیے ہسپتال آگیا تھا۔۔۔۔۔ڈاکٹر زین۔۔۔۔۔ڈاکٹر ریحان نے زین کو آواز دی۔۔۔۔

جی ڈاکٹر ریحان----زین نے کہا----مجھے آپ سے کام تھا---وہ میری وائف کی برتھڈے ہے مجھے جانا ہے جلدی تو کیا آپ میری جگہ آج دس بجے تک روک سکھتے ہیں-----ڈاکٹر ریحان----نے کہا

کیوں نہیں ضرور آپ آرام سے جائیں----زین نے مسکرا کر کہا---

بہت شکریہ------ڈاکٹر ریحان کہہ کر چلے گئے زین انکے جاتے ہی حلیمہ کو ٹیکسٹ کردیا کے وہ دیر سے آے گا----

****

زین کا ٹیکسٹ دیکھ کر حلیمہ کا منہ بن گیا۔۔۔۔وہ کب سے زین کو منانے کے بارے میں سوچ رہی تھی تبھی اسے آئیڈیا آیا۔۔۔۔۔حلیمہ نے آمنہ کو فون کیا اور انہیں مارکیٹ جانے کو کہا اپنے ساتھ

حلیمہ آمنہ کے مارکیٹ میں تھی۔۔۔۔لڑکی پچھلے ایک گھنٹے سے گھوما رہی ہو لینا کیا ہے۔۔۔آمنہ تھک گئی تھی۔۔۔۔

تبھی حلیمہ کی نظر ایک شاپ پہ پڑی۔۔۔۔جہاں ایک ڈمئی بلیک ساڑی میں۔ تھی

یہ۔۔۔ حلیمہ نے اشارہ کرتے ہوے کہا ۔۔۔کیا ساڑی لینی ہے۔۔۔آمنہ کو حلیمہ کی پسند پہ حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

ماما اب آپ کی بیٹی شادی شدہ ہے تو ساڑی پہن سکتی ہے حلیمہ نے فخر سے کہا

ہاں ہاں شادی شدہ چلو اب لینے

****

زین کسی مریض کی خیریت لے رہا تھا اچانک سسٹر آئی-----

ڈاکٹر زین---ایمرجنسی ہے ڈاکٹر حنا آپ کو بولا رہی ہے----

زین تقریب بھاگتے ہوے گیا۔۔۔۔جی کیا ہوا ڈاکٹر حنا۔۔۔۔

ڈاکٹر زین ریپ کیس ہے لڑکی کی حالت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔۔مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے ہوگی۔۔۔۔۔

جی چلیں۔۔۔۔۔زین کہہ کر انکے ساتھ چلا گیا۔۔۔۔۔

لیکن جب بیڈ پہ موجود مریض کو دیکھا تو زین کو یقین نہیں۔۔۔۔۔۔اسکے جسم پہ چادر تھی مگر چادر پہ جسم سے نکلنے والا خون لگا ہوا تھا چہرے پہ جگا جگا کٹ کے نشان تھے۔۔۔۔۔۔

زین ساکن ہوگیا۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ مدد کر کے ڈاکٹر ہونے کا فرض نبھائے یا اسے مرنے کے لئے چھوڑ دے

ڈاکٹر زین۔۔۔ !!ڈاکٹر حنا نے زین کو مخاطب کیا۔۔۔۔

جی۔۔۔زین آگئی بڑھا۔۔۔۔۔اور اپنے ڈاکٹر ہونے کا فرض ادا کیا

زین ٹریٹمنٹ کر کے روم سے باہر آیا تو پولیس موجود تھی۔۔۔جنہوں نے زین سے مریض کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔

زین مارے قدموں سے چلتا گارڈن میں آیا۔۔۔۔چیر پہ بیٹھ کر نم آنکھوں سے آسمان پہ دیکھنے لگا۔۔۔

سچ کہتیں ہیں۔۔۔۔۔جب انسان کسی انسان کے دیلے درد پہ خاموش ہو جاتا تو قدرت جواب دیتی ہے اور آج میں نے یہ دیکھ بھی لیا۔۔۔جس نے مجھے رسوا کیا آج خود رسوا ہوگئی۔۔۔۔۔میرے مالک بیشک تیرا انصاف بہترین ہے

زین نے صدیقی صاحب کو فون کر کے بتا دیا تھا وہ ہسپتال آگئے تھے۔۔۔۔۔

دونوں خاموش تھے کیوں کے دعا نے جو کیا وہی اسکے آگئے آیا تھا۔۔۔زین صدیقی صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا

بیٹا میری اولاد نے جو کیا اسکے لئے میں معافی مانگتا ہوں   تم جو کھویا وہ میں واپس تو نہیں لا کر سکتا لیکن ہاتھ جوڑتا ہوں--- صدیقی صاحب نے ہاتھ ہاتھوں کو جوڑتا ہوے کہا

یہ کیا کر کر رہے ہیں آپ----آپ میرے بابا کو جگہ ہیں اور ایک باپ اپنے بیٹے سے کبھی معافی نہیں مانگتا------زین صدیقی صاحب کا ہاتھ تھام کر کہا-----

مجھے بہت فخر ہے اس باپ پر جس نے تمہاری ایسی تربیت کی بیٹا تمہارا ظرف بہت بڑا ہے------اس دن میں نے جانے انجانے میں ہی سہی لیکن حلیمہ کا ہاتھ ایک بہترین مرد کے ہاتھ میں تھاما ہے------

رات کے گیارہ بج گئے تھے-----صدیقی صاحب نے زین کو جانے کا کہا تھا کیوں کے حلیمہ گھر میں اکیلی تھی-----

****

زین کا موڈ ٹھیک نہیں تھا دعا کی وجہ سے لیکن جب زین گھر آیا تو گھر ساری لائٹ اوف تھی------زین نے موبائل کا ٹارچ اون کیا اور اسی کی روشنی میں حلیمہ کے روم میں گیا تو وہ کوئی نہیں تھا-----زین اپنے روم میں گیا تو اسکے قدم جم گئے------

کیوں کے پورا روم چھوٹی چھوٹی گولڈن لائٹس سے سجا ہوا تھا پورے روم۔ میں ریڈ بلونس فرِش پہ تھے-----بیڈ پہ اور فرِش پہ گلاب تھے----اور کینڈلز جل رہی تھی------ایک بیڈ کے ساتھ دیوار پہ زین کی تصویرے تھی جس میں کہیں زین سو رہا تھا کہیں چائے پی رہا تھا کہیں کام کر رہا تھا تو کہیں شاور لی کر نکلا تھا ------وہ ساری تصویری صاف دیکھ کر لگ رہا تھا کسی نے چھپ چھپ کر لی ہیں-----زین کا کچھ دیر پہلے والا موڈ اب بہت ہی خوش گوار ہوگیا تھا------زین روم۔ دیکھ ہی رہا تھا تبھی اسے پیچھے سے حلیمہ کی آواز آیی

مسٹر ہسبنڈ-----آج یہ حلیمہ آپ سے پھر سے کہتی ہے کے وہ ایک پاگل ڈاکٹر کے عشق میں مبتلا ہوگئی ہے------زین نے حلیمہ کو اپر سے نیچے تک دیکھا جو بلیک ساڑی میں موجود تھی جس پہ اس سے بالوں کو کھولا چھوڑو ہوا تھا-----ریڈ لیپسٹک لگائی ہوئی تھی-----زین نظرین ہٹانا بھول گیا------

کیا ہوا زین---- حلیمہ نے زین کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا-----

یہ میری ہی بیوی ہے---؟ نہیں پڑوسی کی زین کے عجیب سوال پہ حلیمہ تپ گئی-----

ارے نہیں اتنی پیاری لگ رہی تبھی یقین نہیں آیا------اور یہ سب کیوں کیا--؟ زین نے ساری سجاوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا------

آپ کو منانا کے لئے---- حلیمہ نے بلوش کرتے ہوے کہا------

اور اگر میں کہوں کے میں ابھی بھی نہیں منانا تو۔۔۔۔زین نے حلیمہ۔کو تنگ کرنے کے لئے سخت لہجے میں۔کہا۔۔۔۔۔

کیا عجیب آدمی ہیں اتنی محنت کی میں نے اور آپ بول رہے ہیں کے نہیں منانا تو۔۔؟ حلیمہ نے شاہ کا کولر پکڑ کر کہا ۔۔۔۔۔۔

زین نے حلیمہ کا ہاتھ کولر سے ہٹا کر اسے اپنے دل پہ رکھا۔۔۔اور دونوں ہاتھ حلیمہ کی کمر کے گرد حائل کر کے اپنے جانب کھیچا۔۔۔ حلیمہ زین کے اور قریب ہوگئی۔۔۔۔۔۔

اچھا تو اگر میں کہوں کے یہ سب اور تم دونوں مجھے بہت اچھا لگا تو کیا دوگی۔۔۔۔۔۔زین ایک ہاتھ سے حلیمہ کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوے کہا

میرے پاس کچھ نہیں آپ کو دینے کے لئے۔۔۔۔حلیمہ نے نیچے دیکھتے ہوے کہا.

..

زین نے حلیمہ چہرا اپنی شہادت کی انگلی سے اپر کرتے ہوے کہا۔۔۔۔۔اگر میں کہوں یہ پوری رات اور اپنا آپ تمہارا ہے تمہارے پاس ہے مجھے دینے کے لئے۔۔۔تو کیا دوگی مجھے۔۔۔۔۔۔زین کا دل حلیمہ کا روپ دیکھ کر گستاخی کرنا چاہا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

حلیمہ نے جواب نہیں دیا لیکن زین کی بات پہ مسکرا دی-----

زین نے اپنے ہونٹ حلیمہ کے ہونٹوں پہ رکھ دیے-----زین اپنا سارا درد سارا ماضی آج حلیمہ کے لئے پیچھے چھوڑ آیا تھا آج وہ مکمل حلیمہ کا ہوگیا-----

****

زین کی آنکھ پہلے کھولی---- حلیمہ اسکے حصارے میں خبر سو رہی تھی-----زین کو کل رات کے لمحات یاد آے تو لبوں پے مسکراہٹ آگئی-----

زین نے آرام سے حلیمہ اپنے حصارے سے نکالا۔۔۔۔ خود اٹھ گیا۔۔اپنی شرٹ دیکھی تو حلیمہ نے پھنی ہوئی تھی۔۔۔۔زین فرِش ہو کر کچن میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

حلیمہ فرِش ہو کر آئی تو زین ناشتہ ٹیبل پہ رکھ رہا تھا

واہ آج میرے لئے ناشتہ وہ بھی زین شاہ کے ہاتھ کا۔۔۔۔ حلیمہ نے کرسی پہ بیٹھتے ہوے کہا۔۔۔۔

جی بلکول۔۔۔۔زین بھی حلیمہ کے ساتھ بیٹھ گیا دونوں نے ناشتہ کیا۔۔۔۔

اچھا یہ بتائیں کیا پلان ہے آج کا۔۔۔۔ حلیمہ نے کہا

کوئی پلان نہیں ہے مجھے ہسپتال جانا ہے-----

مگر کیوں----حلیمہ نے منہ بنا کر کہا----زین مزید حلیمہ سے دعا کے بارے میں نہیں چھپا سکا اسلئے اس نے ساری بات حلیمہ کو بتا دی-----

آپ مجھے اب بتا رہے ہیں------حلیمہ رونا شروع ہوگی تھی

میں اپنے حسین لمحات خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اسلئے زین نے حلیمہ کو گلے لگا کر کہا----تیار ہوجاؤ میرے ساتھ چلنا.

****

زین ہسپتال پوھچا تو حلیمہ صدیقی صاحب سے گلے لگ کر بہت روی۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے کیا کہا بابا۔۔۔۔

بیٹا دعا کوما میں چلی گئی ہے۔۔۔۔۔صدیقی صاحب نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔مجھے رب سے کوئی شکوہ نہیں ہے کیوں کے دعا کو اسکے کے کیے کی سزا ملی ہے آمنہ نے کہا۔۔۔۔

سہی کہا آپ نے ۔۔۔۔صدیقی صاحب بھی آمنہ کی حمایت کی

زین۔ کے پاس علی کی کال آئی۔۔۔۔ علی نے بتایا عاصم کو پکڑ لیا گیا ہے۔۔۔۔

.حلیمہ زین کے کندھے پہ سر رکھے گارڈن میں بیٹھی تھی

شاہ۔۔۔۔۔آپی نے جو گھٹیا الزام آپ پہ لگایا جو میرے ساتھ کرنے کی کوشش کی آج وہی انکے ساتھ ہوگیا۔۔۔۔ حلیمہ نے کھوے ہوے لہجے میں کہا

حلیمہ اسکی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔۔اور اس کے فیصلے بہترین بیشک مشکلوں کے بعد آسانی ہے میں نے جو مشکلیں برداشت کی اسکا صلہ تم ملی اور دعا نے جو کیا اسکا صلہ اسکو مل گیا۔۔۔۔۔ میری زندگی کو واپس زندگی بنانے کا شکریہ۔۔۔۔ زین نے حلیمہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا جس پہ حلیمہ کے لبوں پہ مسکان آگئی

ختم شد